چلو سنگ ملو سنگ
سبز ستارے سیریز
WWW.PAKSOCIETY.COM

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

چلو سک ملو سک

سبز ستارے میں

مغل برادرز سائیکل ورکس

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ

مغل بر...کس
دکان ... 10 ...
وہاڑی چوک ... ملتان

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— /7 روپے

چلوسک طوسک کا خلائی جہاز انتہائی تیز رفتاری سے سبز ستارے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اور جہاز کی سکرین پر ستارہ واضح ہوتا چلا جا رہا تھا۔ جوں جوں جہاز آگے بڑھتا جا رہا تھا چلوسک طوسک دونوں کے چہروں پر پریشانی کے اثرات نمایاں ہوتے جا رہے تھے۔ چلوسک نے جہاز کا رخ موڑنے کی ایکبار پھر کوشش کی مگر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے جہاز کا تمام سسٹم جام ہو گیا ہو اور جہاز کسی نامعلوم کشش کی وجہ سے اس سبز رنگ کے ستارے کی طرف کھنچتا چلا

جا رہا ہو. سبز رنگ کا ستارہ اب سکرین
پر آہستہ آہستہ واضح ہوتا چلا جا رہا تھا. اور
چلوسک ملوسک دونوں غور سے اسے دیکھ رہے
تھے۔

"یہ سبز ستارہ ہمارے نظام شمسی میں نہیں ہے
ہم کسی اور نظام شمسی کی طرف جا رہے ہیں"
چلوسک نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں ایک شمسی نہ سہی دوسرا سہی
ہمارا مقصد تو سیر کرنا ہے جہاں جی چاہے چلے
جائیں" ملوسک نے بڑی خوشدلی سے جواب دیا
اور اس کے اس جواب سے چلوسک کے چہرے
پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی. اس نے ایک طویل
سانس لی اور کہا۔

"ہاں ملوسک تم ٹھیک کہتے ہو. تم نے یہ
بات کرکے میرے ذہن سے ایک بہت بڑا بوجھ
اتار دیا ہے ہمارا مقصد تو سیر و تفریح کرنا ہے
پھر ہمارے پاس حفاظت کے لئے جدید ترین
پستول ہے. ہمیں ڈرنے کی بجائے لطف اٹھانا
چاہیئے۔" چلوسک نے جواب دیا۔

"اور چلوسک سب سے اچھی بات یہ ہے کہ ہمیں
خوراک کے لئے پریشان نہیں ہونا پڑے گا اور دوسری
بات یہ کہ ہر قسم کی آب و ہوا میں ہم بآسانی زندہ
رہ سکتے ہیں" ملوسک نے خوشی سے اچھلتے ہوئے
کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو" چلوسک نے کہا اور پھر
بے خیالی میں اس نے گھٹنے کے قریب خارش کھجانے
کے لئے ہاتھ بڑھایا تو اسکا ہاتھ ایک چھوٹے سے
بٹن سے ٹکرایا گیا اور پھر بٹن دبتے ہی
کھٹ سے ایک خانہ کھل گیا. اور اس میں
سے ایک کتاب باہر نکل آئی. یہ ایک چھوٹی سی
نوٹ بک تھی۔

"یہ کیا ہے" ملوسک نے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

چلوسک نے کتاب نکال کر کھول تو چونک پڑا۔
"ارے یہ تو ڈیڈی کی نوٹ بک ہے" اور پھر
جیسے جیسے وہ صفحے کھولتا گیا اس کے چہرے پر
خوشی کے آثار نمایاں ہوتے گئے۔

"کیا لکھا ہوا ہے اس میں" ملوسک نے اشتیاق

آمیز لہجے میں کہا۔
"لطف آگیا ملوسک ڈیڈی نے انتہائی تفصیل سے
جہاز کے متعلق تمام تفصیل اس میں لکھی ہوئی
ہے اگر جہاز خراب ہو جائے تو اس کو ٹھیک
کرنے کے طریقے بھی اس میں لکھے ہوتے ہیں"
چلوسک نے مسرت سے پر لہجے میں کہا۔
"بہت اچھے پھر جلدی سے جہاز کا رخ موڑدو
اور چاند پر چلو" ملوسک نے خوشی سے اچھلتے
ہوئے کہا۔
"اس کے لئے پوری کتاب پڑھنی پڑھے گی۔
تب جاکر اس کا طریقہ معلوم ہوگا" چلوسک نے
کہا اور پھر اس نے ایک نظر سکرین پر نظر
آنے والے ستارے پر ڈالی تو ستارے کی
جسامت دیکھکر اسے احساس ہوگیا کہ ابھی ستارہ
کافی دور ہے اس لئے وہ اطمینان سے کتاب
پڑھ سکتا ہے۔
"دیکھو ملوسک تم ستارے پر نظر رکھو جب
یہ بے حد قریب آجائے تو مجھے بتلا دینا میں
اس ستارے پر پہنچنے سے پہلے یہ تمام کتاب

پڑھ لینا چاہتا ہوں۔ شاید ہمیں اس میں کوئی
خاص بات مل جائے۔" چلوسک نے چھوٹے بھائی
کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
"ہاں چلوسک تم اسے غور سے پڑھو تو سنجانے
سبز ستارے پر ہمیں کیسے حالات پیش آئیں۔ ان
حالات سے نپٹنے کے لئے ہمارے پاس خصوصی علم
ہونا چاہیئے۔ ملوسک نے جواب دیا اور چلوسک سر
ہلاکر کتاب پڑھنے میں مشغول ہوگیا۔
ملوسک بدستور سکرین کی طرف دیکھ رہا تھا
اور سوچ رہا تھا کہ اب ستارہ چارم پر سنجانے
کیا حال ہوگا۔ اسے افسوس تھا کہ افراتفری میں
بھاگتے ہوئے وہ بادشاہ چارم اور آدام کیلئے بھی
کچھ نہ کرسکے تھے۔ ملوسک نے دل ہی دل میں
ارادہ کرلیا کہ جب بھی موقع ملا وہ دوبارہ ستارہ
چارم پر جائیں گے اور بادشاہ چارم اور اس کے
بیٹے آدام کو ستارہ چارم کا بادشاہ بناکر واپس
لوٹیں گے۔ اس کے بعد وہ سبز ستارے کے متعلق
سوچنے لگا کہ سنجانے اس ستارے پر کیا ہوگا
انسان ہوں گے بھی سہی یا نہیں یا اگر ہونگے

تو کیسے ہوں گے اور کس طرح رہتے ہوں گے اور وہ نجانے ان کے ساتھ کیا سلوک کریں۔ کبھی کبھی وہ انجانے حالات کے خوف سے پریشان ہو جاتا۔ اور کبھی نئی دنیا دیکھنے کی خواہش میں خوش ہو جاتا۔

دوسری طرف چلوسک اپنے ڈیڈی کی کتاب پڑھنے میں اس طرح غرق ہوگیا تھا کہ اسے کسی چیز کا ہوش ہی نہیں رہا تھا۔

یہ ایک وسیع و عریض میدان تھا۔ جس میں ہر طرف سرخ رنگ کی خوبصورت گھاس تھی۔ کہیں کہیں درخت بھی نظر آرہے تھے مگر یہ درخت عجیب و غریب تھے ان کے تنے اور شاخیں زمین کے اندر تھیں اور جڑیں ہوا میں پھیلی ہوئی تھیں۔ ان درختوں پہ خوبصورت پرندے بھی تھے مگر عجیب وغریب پرندے۔ یہ پرندے کسی لٹو کی طرح گول تھے ان کی چونچ ان کے پیٹ کے نیچے اور پنجے اوپر تھے یہ درخت پہ چونچ کے بل بیٹھتے اور پنجے ہلاہلا کر آوازیں نکالتے، درختوں کا رنگ بھی سرخ تھا۔ اوپر آسمان

گہرے سبز رنگ کا تھا جس میں سرخ رنگ
کے بادل تیرتے پھر رہے تھے۔

اس میدان میں کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے مکان
نظر آ رہے تھے یہ مکان الٹے تھے انکی بنیادیں
آسمان کی طرف اور چھتیں زمین پر تھیں ایسے لگتا
تھا جیسے کسی نے مکانوں کو الٹا کر کھڑا کر دیا
ہو۔ غرضیکہ ہماری زمین کی نسبت یہاں کی ہر چیز الٹی تھی

ایک بڑے سے مکان کے اندر ایک کمرے میں
چار انسان سر کے بل الٹے کھڑے تھے۔ ان
کے جسموں پر لمبے لمبے سیاہ بال اگے ہوئے تھے
چہرے کے علاوہ جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جس
پر بال نہ ہوں۔ وہ بڑے اطمینان سے سر کے
بل کھڑے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے
وہ تھے تو انسان نما مگر ان کے کانوں کی جگہ
دو منہ اور منہ کی جگہ ایک بڑا سا کان
تھا۔ دونوں پیروں پر ایک بڑی سی آنکھ تھی
جو چوڑائی کی طرف ہونے کی بجائے لمبائی کے
رخ پر تھی اور ان آنکھوں پر نہ ہی پلکیں
تھیں اور نہ ہی پتلیاں تھیں ایسے محسوس ہوتا

تھا۔ جیسے یہ آنکھیں اندھے شیشے کی بنی ہوئی
ہوں۔ ان کے سامنے مکان کی دیوار پہ ایک
شیشے کی سی دھات کا بنا ہوا گول تھا۔ جس
پر اس وقت خلا کا منظر نظر آ رہا تھا اور اس
خلا میں چلوسک طوسک کا جہاز نظر آ رہا تھا۔

"یہ کسی اور ستارے کا کوئی پرندہ معلوم ہوتا
ہے" ان میں سے ایک کی آواز آئی۔ انکی
آواز سنکر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی مینڈک
ٹرا رہا ہو۔ یہ آواز اس کے دائیں منہ سے
نکل رہی تھی۔

"ہو سکتا ہے بہرحال ہے یہ بالکل نئی چیز
اس لئے میں نے زرد لہروں کو بھیجکر اسے
بلوا لیا ہے تاکہ اسے اچھی طرح دیکھ کر اپنی
حکمت میں اضافہ کر سکیں" دوسرے نے اپنے بائیں
منہ سے بولتے ہوئے کہا۔

"یہ ہمارے ستارے کے لئے خطرناک ثابت نہ
ہو" ایک آواز نے ٹراتے ہوئے کہا۔

"یہ کس طرح خطرناک ثابت ہو سکتا ہے" پہلے نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہمارے دشمن چچم کو اگر اس پرندے کا علم ہوگیا تو وہ اسے اپنی حکمت میں اضافہ کیلئے اپنے پاس بلانے کی کوشش کریگا" پہلے نے قدرے آہستہ لہجے میں کہا۔

"ہاں تمہارا خیال درست ہے ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے ہمیں اپنی تمام حکمت کو استعمال کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے" پہلے نے قدرے تشویش آمیز لہجے میں جواب دیا۔

میرے خیال میں ہمیں فوراً حکیم اعظم کو بلا لینا چاہیئے۔ تاکہ اگر اس پرندے میں کوئی خطرناک چیز ہو یا چچم اس پرندے کو بلاتے تو حکیم اعظم اس کو روک سکے" چوتھے نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے حکیم اعظم کو بلا لاؤ اسے کہو کہ ہم نے بلایا ہے" دوسرے نے پہلے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا" پہلے نے کہا اور پھر وہ تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا کھلی جگہ سے باہر نکل گیا۔

چلوسک نے طویل سانس لیتے ہوئے نوٹ بک بند کی۔ اس کے چہرے پر انتہائی خوشی کے تاثرات تھے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اسے اس نوٹ بک سے علم کے خزانے حاصل ہوگئے ہوں۔

"سبز ستارہ اب بےحد قریب آگیا ہے" طوسک نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں میں نے دیکھ لیا ہے مگر ہمیں فکر نہیں کرنی چاہیئے" ٹیڈی نے یہ عجیب و غریب جہاز بنایا ہے اس میں اتنی خصوصیات ہیں کہ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ کوئی جادو کا جہاز ہو" چلوسک

نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر اس کا رخ موڑ دو۔" طوسک نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"نہیں چلوسک اب ہم آ ہی گئے ہیں تو لگے ہاتھوں اس سبز ستارے کی سیر بھی کرتے چلیں دیکھیں تو سہی یہاں کیسی مخلوق رہتی ہے" چلوسک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے نوٹ بک دوبارہ اس خانے میں رکھی اور خانہ بند کر دیا اب وہ سیدھا ہو کر سکرین کو دیکھنے لگا۔

ان کا جہاز اب سبز ستارے کی حدود میں داخل ہونے والا تھا۔

"اپنا پستول سنبھال لو طوسک اور ہاں اس پستول میں بھی ڈیڈی نے بے حد پیچیدہ نظام رکھا ہے اس کے بٹن کو آگے دباؤ تو سبز رنگ کی لہر نکلتی ہے جو بم کی طرح پھٹتی ہے اور آگے دباؤ تو سرخ رنگ لہر نکلتی ہے جو کسی پہاڑ کو ریزہ ریزہ کرنے کی قوت رکھتی ہے اور اسے پیچھے کر لو تو زرد رنگ کی لہر نکلتی ہے جو مقابل کو بیہوش کر دیتی ہے" چلوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے

کہا۔

"ٹھیک ہے ویسے ہمیں پستول مجبوری کے عالم میں استعمال کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کوئی الٹ نتیجہ نکل آئے۔" طوسک نے پستول کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ چلوسک کوئی جواب دیتا اچانک جہاز کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ دونوں چونک پڑے۔ جہاز سبز ستارے کی حدود میں داخل ہو چکا تھا۔ ہر طرف سبز رنگ کی کہر چھائی ہوئی تھی اور جدھر نگاہ جاتی تھی سبز رنگ ہی نظر آتا تھا ایسا لگتا تھا جیسے یہ ستارہ سبز رنگ کی کہر میں لپٹا ہوا ہو۔ مگر حیرت انگیز بات یہ تھی کہ انکا جہاز اس ستارے کی حدود میں داخل ہوتے ہی جھٹکے کھانے لگ گیا تھا۔ کبھی جھٹکا کھا کر وہ دائیں طرف بڑھ جاتا مگر پھر ایک زوردار جھٹکا کھا کر وہ بائیں طرف بڑھنا شروع ہو جاتا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے چلوسک۔" طوسک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں اس ستارے میں دو طاقتیں ہیں۔ ایک بائیں طرف اور ایک دائیں طرف دونوں طاقتیں ہمارے جہاز کو اپنی اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہیں" چلوسک نے جہاز کے مختلف بٹن دباتے ہوئے کہا

پھر جیسے ہی چلوسک نے ایک بٹن دبایا جہاز ایک زوردار جھٹکا کھاکر بائیں طرف مڑا اور پھر تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا پھر جیسے ہی جہاز نیچے اترتا گیا۔ سبز رنگ کی دھند چھٹی پڑتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد انہیں عجیب حیرت انگیز منظر نظر آنے لگ گیا۔ لوسک نے دوربین اٹھاکر آنکھوں سے لگادی۔

"سرخ رنگ کی گھاس ہے اور درخت بھی ہیں ایں یہ کیا یہ تو درخت الٹے ہیں ان کی جڑیں اوپر اور شاخیں نیچے ہیں" لوسک نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں بھی دیکھ رہا ہوں عجیب و غریب دنیا ہے بھئی، یہ پرندے دیکھو چونچ کے بل درختوں کی جڑوں پر بیٹھے ہیں" چلوسک نے جہاز کی سکرین کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے" لوسک کے منہ سے نکلا۔

ان کا جہاز آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا گیا اور پھر وسیع میدان کے درمیان سرخ رنگ کی گھاس پر رک گیا۔ چلوسک نے جہاز کی مشین بند کر دی اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ ابھی ان کے جہاز کو وہاں اترے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ انہوں نے چار بڑے بڑے پرندوں کو اڑتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا۔

"لوسک ادھر دیکھو لگتے تو یہ انسان ہیں پر یہ پرندوں کی طرح اڑ رہے ہیں۔ مگر ان کی ٹانگیں اوپر اور سر نیچے ہیں" چلوسک نے لوسک کی توجہ ایک طرف کراتے ہوئے کہا۔

"ارے چلوسک ان کے منہ کی جگہ کان اور کانوں کی جگہ دو منہ ہیں" لوسک نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"اور دیکھو ان کی آنکھیں ان کے پیروں پر لگی ہوئی ہیں" چلوسک نے بھی اسی طرح حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ وہ چاروں الٹے انسان اڑتے ہوئے ان کے جہاز کے قریب آتے اور پھر وہ جہاز کے قریب سر کے بل کھڑے ہوگئے۔ ان کے

پیرٹل کا رُخ جہاز کی طرف ہی تھا اور وہ اپنی اندھے شیشے کی بنی ہوئی آنکھوں سے جہاز کو دیکھ رہے تھے۔ جہاز کے اندر چلوسک ملوسک خاموش بیٹھے ان عجیب و غریب انسانوں کو دیکھ رہے تھے ایسے انسان جن کا تصور تک نہیں کرسکتے تھے۔

چلوسک نے جہاز کا ایک بٹن دبایا تو باہر کی آوازیں اندر آنے لگ گئیں اور ان دونوں کو یوں محسوس ہوا جیسے کئی مینڈک مل کر ٹرا رہے ہوں۔ چلوسک نے ایک بٹن دبایا تو ایک چھوٹی سی سکرین پر ان میں سے ایک کا چہرہ ابھر آیا۔ اور پھر وہ دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے دونوں منہ ہل رہے تھے اور ان سے مینڈکوں کے سے ٹرانے کی آوازیں نکل رہی تھیں۔

"مجھے تو ان سے ڈر لگ رہا ہے۔ چلوسک خدا کے لئے یہاں سے نکل چلو" ملوسک کے لہجے میں خوف نمایاں تھا۔

"ارے ڈرنے کی کیا بات ہے ملوسک حوصلہ کرو" چلوسک نے اس کی ہمت بندھاتے ہوئے کہا۔

"یہ دراصل عجیب و غریب انسان ہیں" ملوسک نے کہا
"تو کیا ہوا یہی عجیب و غریب چیزیں دیکھنے کیلئے تو ہم آتے ہیں جب ہم واپس زمین پر جا کر ان لوگوں کے عجیب و غریب حالات دنیا والوں کو بتائیں گے تو وہ کتنا حیران ہوں گے۔ پھر ہماری کتنی شہرت ہوگی" چلوسک نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا اور ملوسک کے چہرے پر بھی اطمینان کے آثار ابھر آئے۔

"آؤ باہر چلیں" چلوسک نے کہا۔

"چلو" ملوسک نے حفاظتی پیٹی کھولتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو پہلے خیالات سمجھنے والی مشین کانوں میں لگالیں تاکہ ان کی باتیں سمجھنے میں آسانی ہو" چلوسک نے جہاز کی دائیں دیوار پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"مشین" ملوسک نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں ڈیڈی نے ایسی مشین بنائی ہے۔ جو آواز کو خیالات میں بدل کر ذہن تک پہنچا دیتی ہے اور خیالات کو آواز میں بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہے اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ہم کسی بھی سیارے میں پہنچ جائیں یہ مشین ان کی آواز کو خیالات بنا کر

ہمارے دماغ تک اور ہماری آواز کو خیالات بناکر
ان کے دماغ تک پہنچا دے گی۔ اس طرح ہم
گو اپنی اپنی زبانیں بولتے رہیں گے مگر خیالات سمجھ
آتے رہیں گے" چلوسک نے وائیں دیوار میں کھلنے
والے ایک خانے سے چار چھوٹے چھوٹے ٹاپس نما
مشینیں نکالتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے یہ چھوٹے
چھوٹے ٹاپس اپنے دونوں کانوں میں پہن لئے
اور ملوسک کے کانوں میں بھی پہنا دیے۔

"ٹھہرو پہلے چیک کریں کہ کیا یہ مشینیں ٹھیک
کام کر رہی ہیں" چلوسک نے کہا اور پھر اس
نے ڈائل پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے
ہی مینڈکوں کے ٹرانے کی آوازیں جہاز میں ابھریں
مگر وہ دونوں خوشی سے اچھل پڑے۔ کیونکہ انہیں
سمجھ آگئی تھی کہ وہ لوگ انہیں جہاز سے باہر
بلا رہے ہیں اور انہیں خوش آمدید کہہ رہے ہیں

"اچھا اچھا ہم آرہے ہیں" چلوسک نے ٹرانسمیٹر
کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سکرین
پر یہ دیکھکر حیران رہ گئے کہ جیسے ہی اس
نے یہ فقرے کہے وہ چاروں خاموش ہوگئے

جیسے چلوسک کی بات انکی سمجھ میں آگئی ہو۔

"ڈیڈی زندہ باد" ملوسک نے خوشی سے اچھلتے
ہوئے کہا۔

"ہاں ڈیڈی واقعی عظیم ہیں۔ دیکھو کتنی چھوٹی سی
مشین کتنی زبردست خصوصیت رکھتی ہے۔" چلوسک نے
بھی خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"انکا علم تمہیں کتاب سے ملا ہوگا۔" ملوسک نے
خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس کے علاوہ بھی بے شمار ایجادات ہیں مگر
جب ان کا موقع آئے گا تب انہیں استعمال کریں
گے۔ آؤ اب باہر چلیں۔ یہ عجیب و غریب انسان
ہمارا استقبال کر رہے ہیں" چلوسک نے کہا اور
پھر اس نے دروازہ کھولنے والا بٹن دبا دیا۔ اور
جہاز کا دروازہ کھل گیا اور سیڑھیاں باہر نکل آئیں
پہلے چلوسک سیڑھیوں سے نیچے اترا پھر ملوسک اتر
آیا۔ اور پھر انہوں نے جیسے ہی زمین پر قدم
رکھے جہاز کا دروازہ خود بند ہو گیا۔

اب وہ دونوں اس عجیب و غریب ستارے کی
زمین پر کھڑے تھے اور ان کے قریب چار

نشان الٹے کھڑے تھے۔

"یہ کونسا ستارہ ہے" چلوسک نے ان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ سونار ستارہ ہے اور میں اس ستارے کا حکیم اعظم ہوں۔ یہ میرے نائب ہیں ہم اس ستارے پر سب سے بڑے ہیں اب تم بتلاؤ کر تم کہاں سے آئے ہو۔ اور الٹے کیوں کھڑے ہو۔ تمہارا سر اوپر اور ٹانگیں نیچے کیوں ہیں" حکیم اعظم نے تعجب بھرے لہجے میں ان سے پوچھا۔

اور اس کی بات سن کر وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"حکیم اعظم ہم کرہ ارض کے باشندے ہیں۔ میرا نام چلوسک ہے اور یہ میرا چھوٹا بھائی ملوسک ہے۔ ہم اس جہاز میں مختلف سیاروں اور ستاروں کی سیر کو نکلے ہیں اور آپ کے ستارے کی کشش ہمیں یہاں لے آئی ہے۔ اور رہ گئی الٹے ہونے کی بات تو ہمارے خیال میں آپ الٹے کھڑے ہیں۔ آپ ہمیں الٹا کہہ رہے ہیں" چلوسک نے حکیم اعظم کو تفصیل سے بتلاتے

ہوئے کہا۔

"کرہ ارض" حکیم اعظم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا "ہماری حکمت میں تو اس نام کا کوئی کرہ موجود ہی نہیں ہے۔ پھر یہ کہاں سے آگیا"

"تمہاری حکمت میں نہیں ہوگا۔ مگر اب اپنی حکمت میں اسے شامل کرلو" ملوسک نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور حکیم اعظم کے دائیں منہ سے بھی ہنسنے کی آواز سنائی دی۔ مگر بایاں منہ خاموش رہا۔

"آؤ ہمارے حکمت کے ٹھکے میں چلو" حکیم اعظم نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھکے میں چلو" چلوسک ملوسک نے حیرت سے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ قدم اٹھاتے حکیم اعظم اور اس کے ساتھی اپنی جگہ سے اچھلے اور پھر پرندوں کی طرح اڑنے لگے۔

"ارے ارے۔ ٹھہرو ہم تمہارے ساتھ کیسے چل سکتے ہیں" ملوسک نے کہا اور پھر اس نے جیسے ہی قدم اٹھایا اسے ایک جھٹکا سا لگا۔ اور وہ تقریباً پانچ چھ فٹ ہوا میں اچھل گیا۔ ہوا میں اچھلتے ہی اس نے جیسے ہی اپنے آپ کو سنبھالنے

کے لئے بازو ہلاتے۔ اس کے دل میں مسرت
کی لہریں اٹھنے لگیں کیونکہ وہ کسی ہلکے پھلکے پرندے
کی طرح اڑنے لگا تھا دوسری طرف چلوسک بھی
ہوا میں اڑتا ہوا اس کے قریب آگیا۔
"یار لطف آگیا دیکھو کتنی آسانی سے ہم اڑ
رہے ہیں" چلوسک نے خوشی سے چہکتے ہوئے کہا
"ہاں یہ حسرت بھی پوری ہوگئی" ملوسک نے
خوشی سے بازوں کو زور زور سے ہلاتے ہوئے کہا
اور وہ چلوسک سے قدرے آگے نکل آیا۔ حکیم اعظم
اور اس کے ساتھی ان سے کافی آگے جا رہے
تھے وہ شاید آپس میں باتیں کر رہے تھے۔
ادھر یہ دونوں بھائی ایک دوسرے کے برابر
اڑ رہے تھے۔
"ارے وہ دیکھو شاید ان کی آبادی آ رہی
ہے۔ وہ مکان سے کیا نظر آ رہے ہیں" ملوسک
نے چلوسک کو اس طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا
"ہاں لگتے تو وہ مکان ہی ہیں اور پتہ نہیں
کس چیز کے بنے ہوتے ہیں" چلوسک نے ادھر
دیکھتے ہوئے کہا اور پھر جب وہ قریب پہنچے تو

وہ تو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ مکان کسی
چیز کے چھلکے سے پردے سے بنے ہوئے تھے
ایسے لگتا تھا جیسے پیاز کے چھلکے جوڑ کر مکان
بنائے گئے ہوں۔
"پیاز کے چھلکوں کے مکان۔ واہ۔ عجیب واہ بڑا
سستا نسخہ ہے" ملوسک نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ارے یہ دیکھو مکان بھی الٹے ہیں چھتیں نیچے
ہیں اور بنیادیں اوپر" چلوسک نے کہا۔ اور پھر
جب انہوں نے ان چاروں کو ایک بڑے مکان
کے اندر اترتے دیکھا۔ تو انہیں معلوم ہوگیا کہ
یہ مکان اوپر سے کھلے کیوں ہیں۔ ظاہر ہے اڑنے
اور اترنے کے لئے کھلی جگہ ہی ہونی چاہیئے
ان کے نیچے اترنے پر وہ دونوں بھی جب
اس مکان کے اوپر پہنچے تو انہوں نے بازو
جسموں کے ساتھ جوڑ لئے اور پھر وہ بھی آہستہ آہستہ
نیچے اترتے چلے گئے وہ چاروں نیچے فرش پر سر
کے بل بڑے آرام سے چل رہے تھے نیچے فرش
بھی اس پیاز کے چھلکے کا بنا ہوا تھا۔
وہ دونوں جیسے ہی نیچے اترے اس چھلکے

پر ان کے پیر پھسل گئے اور وہ دھڑام سے
نیچے گر گئے یہ چھلکا بے حد پھسلواں تھا۔ نیچے
گرتے ہی انہوں نے اٹھنے کی کوشش کی مگر
ان کے پیر اس چھلکے پر جمتے ہی نہیں تھے۔
جیسے ہی وہ اٹھنے کے لئے زور لگاتے۔ وہ
دوبارہ پھسل جاتے وہ چاروں انہیں اس عالم میں
دیکھ کر اب بری طرح ہنس رہے تھے۔

"طوسک ہم زندگی بھر بھی اس چھلکے پر پیروں
کے بل کھڑے نہیں ہو سکیں گے۔" چلوسک نے
چھلکے پر پہلو کے بل لیٹتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا کریں یہ تو ہم عجیب مصیبت میں پھنس
گئے ہیں" طوسک کے لہجے سے پریشانی عیاں تھی

"میرا خیال ہے ہمیں بھی سر کے بل کھڑا ہونا
پڑیگا۔ کیونکہ سر کے بال ہمیں پھسلنے نہیں دیں گے"
چلوسک نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"مگر ہم کتنی دیر سر کے بل کھڑے ہو سکیں گے"
طوسک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کچھ دیر تو کھڑے ہوکر دیکھیں اگر تھک گئے
تو اُڑ کر باہر چلے جائیں گے۔" چلوسک نے کہا

اور پھر اس نے سر کے بل کھڑا ہونے کی
کوشش کی اور واقعی وہ بڑے اطمینان سے سر کے
بل کھڑا ہوگیا۔ طوسک نے بھی اس کی پیروی کی
اور اب وہ دونوں ان کی طرح سر کے بل کھڑے
تھے۔

"اب بات بنی اب تم سیدھے کھڑے ہو۔" حکیم
اعظم نے ہنستے ہوئے ان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"مگر ہم زیادہ دیر اسی طرح الٹے کھڑے نہیں
ہوسکتے" طوسک نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔ کیونکہ
الٹا ہو کر وہ اپنے آپ کو گدھا محسوس
کر رہا تھا۔

"ہاں تو ارضی باشندو ہمیں اپنے کرہ کے متعلق
تفصیل سے بتلاؤ تاکہ ہم اپنی حکمت میں اضافہ
کر سکیں۔" حکیم اعظم نے اس بار قدرے سنجیدگی
سے کہا۔

"تمہاری حکمت کی ایسی تیسی یہاں سے باہر نکلو
میرا تو دماغ پھٹنے کے قریب ہے۔" طوسک نے دانت
پیستے ہوئے کہا۔

"اچھا تمہارا شرہ ایسی کی تیسی اور دماغ سے بتا

ہوا ہے اور پھٹنے کے قریب ہے۔ سمجھ گیا یہ حکمت میں اضافہ ہوا ہے۔" حکیم اعظم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں حکیم اعظم کی اولاد" ملوسک نے جھنجلا کر کہا اور چلوسک ان کی باتوں پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"زیادہ چلانے کی ضرورت نہیں ملوسک اطمینان سے بات کرو۔ ہم غیر ستارے میں آئے ہوئے ہیں اگر یہ بگڑ گئے تو نجانے ہمارے ساتھ کیا سلوک کریں" چلوسک نے ملوسک کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم ان سے باتیں کرو میں تو لیٹتا ہوں" ملوسک نے کہا اور پھر وہ دھڑام سے پہلو کے بل چھلکے کی زمین پر گر پڑا۔ اور لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

چلوسک نے کرہ ارض کے مختصر سے حالات انہیں بتلائے تو حکیم اعظم اور اس کے ساتھی حیران رہ گئے۔

"بہت خوب تمہارا سیارہ تو حکمت میں بہت آگے ہے۔" حکیم اعظم نے تعجب آمیز لہجے میں کہا۔

"ہاں تو حکیم اعظم اب تم اپنے ستارے کے

متعلق ہمیں تفصیل سے بتلاؤ اور پھر ہمیں اس ستارے کی سیر کرنے کا موقع دو۔ تاکہ ہم سیر کرنے کے بعد واپس اپنے کرہ میں چلے جائیں" چلوسک نے حکیم اعظم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارا کرہ اب دو حصوں میں تقسیم ہے ایک حصے میں آبادی ہے بہت سے ٹھکے ہیں اس میں سوناری رہتے ہیں مگر وہاں ٹچم کی حکمت چلتی ہے ٹچم ہمارا دشمن ہے چنانچہ اس نے ہمیں اس حصے سے نکال دیا ہے اور ہم چار حکیم اس حصے میں آگئے ہیں۔ میں انکا حکیم اعظم ہوں ہم یہاں نئی نئی حکمت سوچتے ہیں تاکہ ہم ٹچم کو اس حصے میں بھیج سکیں اور خود اس کی جگہ سوناریوں پر حکمت کر سکیں۔" حکیم اعظم نے انہیں بتلایا۔

اور اس وقت چلوسک کو یاد آگیا کہ ان کا جہاز سونار ستارے کی حدود میں داخل ہوتے وقت بار بار جھٹکے کھا رہا تھا۔ اسے پتہ چل گیا کہ ایسا کیوں ہو رہا تھا دائیں طرف یقیناً ٹچم کی حکومت ہوگی اور وہ ان کے جہاز کو اپنی طرف کھینچنا چاہتا تھا اور بائیں طرف ان لوگوں

کی کشش ہو گی۔ اب تو یہ اتفاق تھا
کہ اس نے جہاز کی قوت کو بھی ساتھ
شامل کردیا۔ اور بائیں طرف آگیا اگر وہ دائیں
طرف نکل جاتا تو ٹچم سے ملاقات ہو جاتی۔
"تو کیا ٹچم کی حکمت اس حصے پر نہیں
چلتی" چلوسک نے پوچھا۔
"نہیں اس کی حکمت صرف آبادی والے حصے
پر چلتی ہے۔" حکیم اعظم نے جواب دیا۔
"اس کا مطلب ہے ہمیں سیر کرنے کے لئے
ٹچم کے علاقے میں جانا پڑے گا" ملوسک نے
لیٹے لیٹے کہا۔
"ہرگز نہیں تم اب اس کے علاقے میں نہیں
جا سکتے۔" حکیم اعظم نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا
"کیا مطلب کیوں نہیں جا سکتے؟" ملوسک نے
غصیلے لہجے میں جواب دیا۔
"اس لئے کہ تم ہمارے علاقے میں ہو۔ اب
جب تک ہم اس علاقے میں نہ جائیں تم بھی
نہیں جا سکتے۔" حکیم اعظم نے انہیں بتلایا۔
"دیکھو حکیم اعظم تم ہمیں اس علاقے میں جانے دو

ہم وہاں جاکر ٹچم سے تمہاری سفارش کرینگے
اور انہیں وہاں بلا لیں گے" چلوسک نے سیاست
سے کام لیتے ہوئے کہا۔
"تم جا بھی نہیں سکتے جب تک ٹچم تمہیں خود
نہ بلائے۔ اور ٹچم تمہیں اس لئے نہیں بلائے گا۔
کہ تم ہمارے پاس آگئے ہو"۔ حکیم اعظم نے بتلایا۔
"اس بات کی فکر مت کرو ہم خود وہاں
پہنچ جائیں گے۔" چلوسک نے مطمئن لہجے میں کہا۔
"نہیں ہم تمہیں وہاں نہیں جانے دیں گے۔ تم
ہمیں اپنی حکمت سکھاؤ۔ ہم جب طاقتور ہو جائیں
گے تو پھر ہم ٹچم کو تمام سوناریوں کے سامنے
اپنی حکمت دکھلائیں گے۔ اور اس طرح ٹچم کو اس
طرف بھیج دیں گے۔ اور خود آبادی میں چلے جائیں
گے۔" حکیم اعظم نے ضد کرتے ہوئے کہا۔
"اچھا ٹھیک ہے ہم نہیں جاتے مگر تم ہمیں
اپنے حصے کی سیر تو کراؤ ہم تمہارا ستارہ دیکھنا
چاہتے ہیں" چلوسک نے سیاست سے کام لیتے ہوئے
کہا۔ اس نے دل ہی دل میں سوچا کہ باہر نکل
کر وہ جہاز میں سوار ہو جائیں گے اور پھر

جہاز کو نجم کی طرف لے جائیں گے۔
"وہاں آؤ ہم تمہیں اپنا ستارہ دکھائیں۔ تا کہ تم یہاں کی حکمت سیکھ جاؤ" حکیم اعظم نے جواب دیا، اور پھر وہ اپنی جگہ سے اچھلے اور ہوا میں بلند ہوتے چلے گئے۔ ان کے پیچھے چلوسک ملوسک بھی ہوا میں اڑتے ہوئے اس مکان سے جسے یہ لوگ ٹھکا کہتے تھے باہر نکل آئے۔

پیاز کے چھلکے نما ایک بڑے سے مکان میں ایک، چھوٹا سا سٹول نما تخت تھا۔ یہ تخت بھی اسی چھلکے سے بنا ہوا تھا، اور ایک الٹا انسان سر کے بل اس تخت پر کھڑا تھا۔ اس کے سامنے ایک لمبی قطار میں دائیں بائیں بیں بائیں الٹے انسان سر کے بل کھڑے تھے ان کے دونوں ہاتھ ان کے سینوں پر بندھے ہوئے تھے۔
"کیا حکم ہے نجم حکیم ہمیں کیوں بلایا ہے؟" ان میں سے ایک کی آواز سنائی دی۔
"میں نے حکیموں کو اس لئے بلایا ہے کہ کسی

دوسرے کرہ کا ایک پرندہ ہمارے ستارے میں داخل
ہوا ہے میں نے اپنی حکمت سے کوشش کی کہ
وہ پرندہ میرے پاس آجائے مگر پرندہ حکیم اعظم
کی طرف چلا گیا ہے اور مجھے دس چونچوں والے
پرندے نے آکر بتایا ہے کہ اس میں سے دو
سوناری نما چیزیں نکلی ہیں جو الٹے چلتے ہیں ان کا
ایک منہ اور دو کان ہیں اور ان کی آنکھیں
پیروں پر موجود ہونے کی بجائے منہ کے قریب
ہیں اور وہ دونوں حکیم اعظم کے ساتھ اس کے
محلے پر چلے گئے ہیں اور وہ پرندہ باہر کھڑا
ہے: تخت پر سر رکھے ہوئے سوناری جو ان کا
حاکم تجم تھا نے کہا۔
"یہ تو بڑی عجیب حکمت والی بات بتلائی ہے
تم نے، اس کا مطلب تو یہ ہے کہ حکیم اعظم
کی حکمت ہم سے بڑھ گئی ہے اور اس نے
اپنی مدد کے لئے باہر کے کسی کرہ سے کوئی مدد
بلوائی ہے؟ ایک سوناری حکیم نے تجم کی بات کا
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"نہیں یہ بات نہیں مجھے حکمت کے تھلکے میں

رہنے والے ایک دُم والے چوگان نے بتلایا ہے
کہ وہ آنے والے حکیم اعظم کے لئے بھی اجنبی
ہی تھے اور وہ نئی نئی اور حیرت انگیز باتیں
کر رہے تھے" تجم نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔
"میرا ایک مشورہ ہے تجم" اچانک قطار کے آخر
میں کھڑا ہوا ایک حکیم بول پڑا۔
"ہاں حکیم بوجام تم کہو کیا بات ہے" تجم نے
اس سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔
"کیا تم اپنی حکمت سے اس پرندے کو یہاں
لاسکتے ہو۔ اگر تم اس پرندے کو یہاں لے آؤ
تو اس سے ہماری حکمت میں اضافہ ہو جائے گا
اور یہ دو الٹے بھی اپنے پرندے کو حاصل کرنے
کے لئے ہمارے پاس آ جائیں گے پھر ہم ان
سے تمام حکمت حاصل کرکے انہیں دوبارہ حکیم اعظم
کے پاس بھیج دیں گے" حکیم بوجام نے تفصیل
کیساتھ اپنی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔
"حکیم بوجام تمہاری تجویز حکمت سے پُر ہے۔ میں
یقیناً اس پرندے کو یہاں منگوا سکتا ہوں
اگر میں سونار کے تمام پرندوں کو حکم دوں تو

وہ یقیناً اس پرندے کو یہاں لے آئیں گے" نجم
حکیم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"تو پھر جلدی سے منگوائیں ہم سب اس عجیب و
غریب پرندے کو دیکھنے کے لئے بے چین ہیں" دائیں
بائیں قطاروں میں کھڑے ہوئے تمام حکیموں نے یک
آواز ہوکر کہا۔

نجم نے اپنی دونوں ٹانگیں یوں تیچھے کرنی شروع
کردیں جیسے کوئی شخص ورزش کر رہا ہو۔ ابھی اسے
ورزش کرتے ہوئے چند لمحے گزرے ہوں گے کہ
ایک کافی بڑا پرندہ اڑتا ہوا اس مکان کے اندر
آ گیا۔ یہ پرندہ گول مول سا تھا اور اس کے
تمام جسم پر چونچیں ہی چونچیں تھیں وہ آکر چونچ
کے بل نجم کے سامنے کھڑا ہوگیا۔

"کیا حکم ہے نجم حکیم" پرندے کے منہ سے
سیٹی نما آواز نکلی۔

"سوناری پرندوں کے حکیم! میں نے تمہیں اس
لئے بلایا ہے کہ وہ جو نیا پرندہ حکیم اعظم کے
ہاں کھڑا ہے میں چاہتا ہوں کہ تم سب اسے
یہاں لے آؤ" نجم حکیم نے اس پرندے سے کہا۔

"ہاں نجم حکیم میں نے اس پرندے کو دیکھا
ہے وہ بہت بڑا اور عجیب و غریب پرندہ ہے نہ
اس کی چونچ ہے اور نہ اس کی دم اسے
لے آنے کے لئے ہمیں گھاس کا جال بنانا پڑیگا"
پرندوں کے حکیم نے جواب دیا۔

"جس طرح بھی چاہو بہرحال اسے یہاں لے آؤ
اور جتنی جلدی ہو سکے" نجم حکیم نے اسبار قدرے
تحکمانہ لہجے میں کہا اور وہ پرندہ ہوا میں اڑا
اور پھر مکان سے باہر نکل کر فضا میں غائب ہوگیا

"کیا یہ پرندے اس بے چونچ اور بے دم کے
پرندے کو لے آنے میں کامیاب ہو جائیں گے"
ایک حکیم نے پوچھا۔

"ہاں ان پرندوں کو میں نے حکمت سکھائی ہے
اس لئے یہ یقیناً اسے لے آئیں گے" نجم حکیم
نے اطمینان سے بھرپور لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر
ان سب کی آنکھیں مکان سے باہر دیکھنے لگیں
پرندوں کے حکیم کو گئے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ
ہو گیا تھا کہ دور سے انکا شور سنائی دینے لگا۔
لشکر قطار میں کھڑا ہوا ایک حکیم اپنی جگہ سے

اچھلا اور پھر ہوا میں بلند ہوکر مکان سے
باہر دیکھنے لگا۔ باہر دیکھ کر وہ دوبارہ کسی گیند
کی طرح واپس اپنی جگہ پر واپس آگیا۔
"چُم حکیم پرندے اس عجیب غریب پرندے کو
لے آرہے ہیں۔ اڑ کر جانیوالے نے کہا۔ اور وہ سب
خوشی سے گیندوں کی طرح اچھلنے لگے۔
تھوڑی دیر بعد وہ شور اس مکان کے قریب
آ گیا اور پھر وہ شور مکان کے اوپر آ گیا۔
ہزاروں پرندے چلوسک ملوسک کے جہاز کو چمٹے
ہوئے تھے انہوں نے واقعی گھاس کا جال اس کے
گرد بنایا ہوا تھا۔ اور یہ جال ان کے پنجوں
میں دبا ہوا تھا۔ اور اس طرح یہ پرندے
اس جہاز کو اٹھاکر یہاں لے آنے میں کامیاب
ہو گئے تھے۔ مکان پر پہنچ کر وہ نیچے اترتے
آئے اور پھر ان قطاروں کے درمیان میں انہوں
نے اس جہاز کو کھڑا کر دیا۔
"اس جال کو اتارو" چُم حکیم نے پرندوں سے
کہا اور پرندوں نے اس جال کو اپنی تیز
چونچوں سے کاٹنا شروع کردیا۔ تھوڑی دیر بعد

جہاز کے اوپر سے تمام گھاس ہٹ چکا تھا۔
"ٹھیک ہے اب تم جاؤ" چُم حکیم نے پرندوں
سے مخاطب ہوکر کہا اور وہ سب پرندے گھاس
کو اپنے پنجوں میں اٹھاتے اور اڑ کر مکان سے
اوپر نکل کر نظروں سے غائب ہوتے چلے گئے۔
جب سب پرندے چلے گئے تو چُم اچھل کر تخت
سے نیچے اترا اور پھر وہ سر کے بل تیزی سے
اس چھلکے پر گھستا ہوا اس جہاز کو چاروں طرف
سے دیکھنے لگا۔ اس کے پیروں پر لگی ہوئی اندھی
آنکھوں کا رخ اس جہاز کی طرف ہی تھا وہ
اس جہاز کے چاروں طرف گھوم گیا مگر اسے جہاز
میں نہ ہی کوئی رخنہ نظر آیا اور نہ اسکا دروازہ
جہاز تو ایک بند کیپسول کی طرح تھا۔
"عجیب پرندہ ہے یہ ایسے لوگ بناتے اسکے
اندر کیسے جاتے ہیں اور کیسے باہر آتے ہیں"
چُم حکیم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"ہاں چُم حکیم ہم خود حیران ہیں ایسا تو ہم
نے کبھی نہیں دیکھا" تمام حکیموں نے جواب دیا۔
کیونکہ ان کی آنکھیں بھی اس جہاز کا جائزہ لینے

میں مصروف تھیں مگر یہ جہاز ان کی سمجھ سے بالاتر تھا۔ اب اسکا ایک ہی حل ہے۔ کہ اس پرندے کے پیٹ سے نکلنے والے لوگ یہاں آئیں اور ہم ان سے حکمت حاصل کریں۔ پنجم حکیم نے تھک ہار کر واپس اپنے تخت پر سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

"مگر ان کو حکیم اعظم اور اس کے نائب ہمارے پاس کیوں آنے دیں گے وہ تو ان سے حکمت حاصل کر کے ہمیں وہاں پہنچانے اور خود آبادی پر حکمت کرنیکا سوچ رہے ہوں گے۔" ایک حکیم نے تشویش سے پُر لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہو سکتی ہے ان دونوں کو ہمارے پاس آنا چاہیئے۔" پنجم حکیم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"پنجم حکیم میری بات سنو میں نے حکمت کی نئی بات سوچی ہے۔" قطار میں دسویں نمبر پہ کھڑے ہوئے ایک حکیم نے اچانک کہا۔

"وہ کیا" پنجم نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے سوچا ہے کہ جب ان اُلٹے لوگوں

کا پرندہ ہمارے پاس آگیا ہے تو اب انہیں تک نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ وہ اُلٹے اپنے پرندے کو حاصل کرنے کے لئے یہاں ضرور آئیں گے۔" اس حکیم نے کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے حکیم ترگام نے بالکل نئی حکمت سوچی ہے۔" سب حکیموں نے یک زبان ہو کر حکیم ترگام کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں حکیم ترگام نے واقعی نئی حکمت سوچی ہے اب یہ اور آگے آجائے" پنجم حکیم نے کہا۔ اور حکیم ترگام اچھلتا ہوا ایک نمبر اور آگے آکر کھڑا ہو گیا اسکا مرتبہ بلند ہو گیا تھا۔

"تو پھر ہمیں ان لوگوں کا انتظار کرنا چاہیئے بلکہ سرحد پہ جا کر موجود سوناریوں کو کہہ دینا ہو گا کہ جب بھی یہ اُلٹے آئیں تو انہیں فوراً یہاں لے آیا جائے۔" پنجم حکیم نے کہا اور سب نے اس کی بھرپور تائید کی اور پنجم حکیم نے اپنی دونوں ٹانگوں کو دائرے میں حرکت دینی شروع کر دی فوراً ہی ایک سوناری اڑتا ہوا وہاں آیا اور آکر

حکیم کے سامنے سر کے بل کھڑا ہوگیا۔
"سوناری سرحد پر تمام سوناریوں کو کہہ دو کہ جب اس عجیب وغریب پرندے کے پیٹ میں سے نکلنے والے الٹے آبادی میں آنا چاہیں تو انہیں روکا نہ جائے بلکہ انہیں فوراً ہمارے ٹھکانے میں لے آیا جائے" مجم حکیم نے آنے والے سوناری کو حکم دیتے ہوئے کہا اور سوناری نے مؤدبانہ انداز میں اپنی ٹانگیں ہلائیں اور پھر اڑ کر مکان سے باہر نکل گیا۔

چلوسک حکیم اعظم اور اس کے ساتھیوں کے ہمراہ مکان سے باہر نکلے تو دائیں طرف چل پڑے۔ ہر طرف وہی گھاس اور الٹے درخت نظر آرہے تھے کہیں کہیں گھاس کی پہاڑیاں بھی نظر آرہی تھیں۔ ابھی وہ تھوڑی دور گئے تھے۔ کہ اچانک گھاس میں سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا جانور دوڑتا نظر آیا۔ جو خرگوش سے ملتا جلتا تھا۔ وہ تیزی سے گھاس میں دوڑتا چلا جا رہا تھا۔ پھر جیسے ہی اس جانور کو حکیم اعظم اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا۔ ان میں سے ایک ساتھی نے کسی عقاب

کی طرح جھپٹا مارا۔ اور اس خرگوش نما جانور کو
پکڑنے کی کوشش کی مگر وہ جانور بھی انتہائی
پھرتیلا تھا کیونکہ وہ بجلی کی سی تیزی سے اپنا
رخ موڑ گیا۔ اور اس پر جھپٹنے والا حکیم اعظم
کا ساتھی سر کے بل گھاس پر اچھلتا رہ گیا وہ
بالکل اسی طرح اچھل رہا تھا جیسے گیند فرش پر
اچھلتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی حکیم اعظم
کا دوسرا ساتھی تیر کی طرح خرگوش پر جھپٹا۔ مگر
خرگوش اسے بھی چکمہ دے گیا اور اب وہ بھی
سر کے بل گھاس پر اچھل رہا تھا۔ پھر تیسرا
ساتھی خرگوش پکڑنے لگا۔ مگر وہ خرگوش تو جیسے
بجلی کی لہر تھی۔ ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے
میں اپنا رخ اور اپنی جگہ بدل جاتا۔ اور وہ بیچارے
حکیم سر کے بل گیند کی طرح اچھلتے رہ جاتے
جب حکیم اعظم کے چاروں نائب خرگوش کو پکڑنے
میں ناکام رہ گئے تو حکیم اعظم خود میدان میں
اترا اور اس نے واقعی حکمت سے کام لیا۔
اور وہ بڑے اطمینان سے خرگوش کے اوپر اڑتا
رہا۔ اور اس کے رخ اور رفتار کا جائزہ

لیتا رہا۔ اور پھر اچانک اس نے موقع دیکھ۔
ایک زوردار جھپٹا مارا اور خرگوش اس کی مٹھی
میں آتا آتا رہ گیا۔ بس بال برابر فرق رہ گیا
تھا۔ اور خرگوش جیسے اس کی مٹھی سے پھسل گیا
تھا اور حکیم اعظم بیچارہ بھی گیند کی طرح اچھلتا
رہ گیا۔

"میں کوشش کروں گھاس پر تو میں دوڑ سکوں گا"
موسک نے چوسک سے پوچھا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں خاصا دلچسپ تماشا ہے"
چوسک نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر موسک تیر
کی طرح نیچے جھپٹا اور پھر خرگوش کے قریب آکر
وہ پیروں کے بل گھاس پر اترا ایک دو لمحے
اچھل کر اپنا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتا
رہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے خرگوش کے پیچھے
دوڑ لگادی۔ مگر دوسرے لمحے اسے اپنے ارادے
میں ناکامی ہوئی کیونکہ وہ یہ بھول گیا تھا کہ وہ
اس وقت زمین پر نہیں بلکہ ستارہ سونار پر ہے
جہاں کشش ثقل بالکل نہیں ہے اس لئے جیسے
ہی اس نے دوڑنے کی کوشش کی وہ اچھل کر اڑنے

لگا دوڑنے کی کوشش میں ناکام ہونے کے بعد طوسک نے اڑ کر خرگوش پر جھپٹنے کی کوشش کی مگر خرگوش بے حد تیز تھا۔ اور وہ گھاس میں اسطرح دوڑ رہا تھا جیسے وہ زمین کا خرگوش ہو۔ کئی بار کی کوشش کے بعد آخر طوسک تھک گیا۔ تو وہ خرگوش کا خیال چھوڑ کر واپس چلوسک کے پاس پہنچ گیا۔ چلوسک کے ساتھ ساتھ حکیم اعظم اور اس کے چاروں نائب بھی اڑ رہے تھے۔

"تم بھی ناکام رہے طوسک" چلوسک نے کہا۔

"ہاں چلوسک یہ خرگوش بہت تیز ہے۔ اور پھر میں زمین پر دوڑ نہیں سکتا" طوسک نے جواب دیا۔

"اس "پوچھل" کو پکڑنا ہماری سب سے بڑی حکمت ہے اسے صرف تجھم حکیم نے پکڑا تھا اور وہ آبادی میں سب سے بڑا حکمت والا بن گیا تھا جو اسے پکڑے وہ متفقہ طور پر سب سے بڑا حکمت والا سمجھا جاتا ہے مگر ہم ایک "پوچھل" صرف ایکبار کوشش کر سکتے ہیں" حکیم اعظم نے انہیں بتلایا۔

"اگر میں اس "پوچھل" کو پکڑ لوں تو کیا میں سب سے زیادہ حکمت والا بن جاؤں گا" چلوسک نے حکیم اعظم سے پوچھا۔

"ہاں چلوسک ہمارے ستارے سونار میں یہی اصول رائج ہے۔ کاش میں اسے پکڑ لیتا تو میں تجھم سے مقابلہ کرنے کے قابل ہو جاتا" حکیم اعظم کے لہجے میں مایوسی تھی۔

"اچھا اب میں اپنی حکمت سے اسے پکڑتا ہوں" چلوسک نے کہا۔

"نہیں چلوسک تم بھی ناکام رہوگے۔ یہ جانور جس کا نام یہ پوچھل بتلا رہے ہیں بے حد چالاک اور بے حد تیز ہے" طوسک نے چلوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"طوسک تم نے دراصل دماغ سے کام نہیں لیا اگر تم دماغ سے کام لیتے تو اس جانور کو پکڑنا کوئی مشکل بات نہیں" چلوسک نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ پوچھل ابھی تک گھاس میں دوڑتا ہوا صاف نظر آرہا تھا جیسے ہی چلوسک اس کے قریب پہنچا اس نے جیب

میں ہاتھ ڈال کر پستول باہر نکال دیا ووک نے
اسے اڑتے ہوئے پستول کا رُخ اس جانور کی طرف
کیا اور پھر اس نے بٹن دبا دیا۔ پستول سے
زرد رنگ کی لہر نکلی اور پوچیل نے بچنے کی
بہت کوشش کی مگر لہر نے اسے گھیر لیا اور دوسرے لمحے
پوچیل بے حس و حرکت ہو کر ایک جگہ رک گیا اور
چلوسک نے جھپٹا مار کر اسے پکڑ لیا۔ اور پھر
کر دوبارہ اڑنے لگا۔

ملوسک دل ہی دل میں چلوسک کی حاضر دماغی
کی داد دینے لگا اسے پستول کا قطعاً خیال نہیں
آیا تھا وہ سمجھ گیا تھا کہ چلوسک نے سبز رنگ
کی لہر سے پہلے "پوچیل" کو بیہوش کیا ہے اور
پھر اسے پکڑ لیا ہے۔ اس کے ساتھ وہ دل
ہی دل میں خوش بھی ہوا کہ "پوچیل" کو پکڑنے
کے بعد اب چلوسک اس ستارے میں سب سے
زیادہ حکمت والا بن گیا ہے۔

ادھر جیسے ہی چلوسک نے "پوچیل" کو پکڑا حکیم
اعظم اور اس کے چاروں نائبوں نے اپنی ٹانگیں
زور زور سے ہلانی شروع کر دیں۔

"ہم چلوسک کی حکمت کو تسلیم کرتے ہیں ہم
چلوسک کی حکمت کو تسلیم کرتے ہیں" وہ سب
ٹانگیں ہلانے کے ساتھ کہہ رہے تھے۔
"مگر تم لوگ ٹانگیں کیوں ہلا رہے ہو" ملوسک
نے حیران ہو کر پوچھا۔
"ہم ادب کا اظہار کر رہے ہیں" حکیم اعظم
نے جواب دیا۔ اور چلوسک ملوسک دونوں بے اختیار
ہنس پڑے۔
"اب تم نجم حکیم کے ساتھ اپنی حکمت کا مقابلہ
کرسکتے ہو چلوسک حکیم" حکیم اعظم نے بڑے مؤدبانہ
لہجے میں چلوسک سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ٹھیک ہے ہمیں جہاز کے پاس لے چلو۔ اب
ہم نجم کے پاس جائیں گے" چلوسک نے کہا۔
"جیسے تم کہو چلوسک حکیم" حکیم اعظم نے کہا
اور پھر اس نے اپنا رخ دائیں طرف موڑ لیا۔
"چلوسک حکیم واہ بھئی واہ مزہ آگیا اس خطاب
کا" ملوسک نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔ اور
چلوسک بھی ہنس پڑا۔ مگر چونکہ یہاں کا رواج تھا
اس لئے وہ کیا کہہ سکتا تھا۔

وہ سب حکیم اعظم کی رہنمائی میں اڑتے ہوئے
وہاں پہنچے جہاں ان کا جہاز اترا تھا تو سب
حیران رہ گئے کیونکہ وہاں جہاز کا نام و نشان
تک نہیں تھا۔

"ارے وہ پرندہ کہاں گیا۔ حکیم اعظم نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ہمارا جہاز یہیں تھا؟ چلوسک نے
پریشان ہوکر پوچھا۔

"ہاں چلوسک حکیم تمہارا پرندہ جسے تم جہاز کہتے
ہو۔ یہیں موجود تھا" حکیم اعظم نے جواب دیا۔

"ہاں چلوسک جہاز یہیں تھا دیکھو نیچے کی گھاس
دبی ہوئی ہے" ملوسک نے بھی پریشان لہجے میں
کہا۔

"اب کیا ہوگا ہمارا جہاز کہاں گیا" چلوسک بہت
زیادہ پریشان ہو گیا تھا۔

"ٹھہرو میں پتہ کرتا ہوں" حکیم اعظم نے کہا اور
پھر اس نے سر کے بل گھاس پر کھڑے ہوکر دونوں
ٹانگیں تیزی سے اوپر نیچے کرنی شروع کر دیں تھوڑی
دیر بعد ایک چھوٹا سا سبز رنگ کا پرندہ آسمان سے

اتر کر حکیم اعظم کے پاس پہنچ گیا۔

"چوچک ان لمبے لوگوں کا پرندہ کہاں گیا" حکیم
اعظم نے اس سبز رنگ کے پرندے سے جسے
وہ چوچک کے نام سے پکار رہا تھا پوچھا۔

"حکیم اعظم چم حکیم کے حکم پر سوٹکی پرندوں
کے حکیم نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا اور پھر
گھاس کا جال اس پرندے پر ڈال کر اسے
ہزاروں ساتھی اسے اڑا کر چم حکیم کے پاس
لے گئے ہیں۔ اور اب یہ پرندہ چم حکیم کے
محلے میں موجود ہے" چوچک پرندے نے تفصیل
سے بتلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اب تم جاؤ" حکیم اعظم نے کہا
اور چوچک پرندہ بجلی کی سی تیزی سے واپس اڑتا
ہوا سبز رنگ کے آسمان میں غائب ہو گیا۔

"سنا چلوسک حکیم تمہارا جہاز چم حکیم نے اپنے
پاس بلا لیا ہے اور اس وقت وہ اس کے
محلے میں موجود ہے۔" حکیم اعظم نے چلوسک سے
مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں میں نے سن لیا ہے اب تم مجھے چم

حکیم کی طرف لے جاؤ۔ میں فوراً اس کے پاس جانا چاہتا ہوں۔" چلوسک نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اسے خطرہ تھا کہ یہ احمق لوگ کہیں جہاز کو نقصان نہ پہنچا دیں۔

"ہم تمہیں ایک شرط پر لے جاتے ہیں" حکیم اعظم نے کہا۔

"وہ کونسی شرط ہے جلدی بتلاؤ" چلوسک نے کہا۔

"وہ شرط یہ ہے تم ہمیں اپنے نائب بناکر وہاں ساتھ لے جاؤ اور اگر تم ہم حکیم سے حکمت میں جیت گئے تو تم ہمیں اپنے ساتھ رکھنا۔" حکیم اعظم نے جواب دیا۔

"مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔" چلوسک نے کہا۔

"تو آؤ" حکیم اعظم نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب اس کی رہنمائی میں ایک طرف اڑنے لگے۔

Ahsan

چلوسک ملوسک حکیم اعظم کی رہنمائی میں اڑتے ہوئے سونار آبادی کی سرحد کے قریب پہنچ گئے۔ یہ سرحد بھی عجیب وغریب تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اونچے درختوں کی ایک قطار حدنظر سے آکر حدنظر تک چلی گئی ہو۔ یہ درخت وہ نہیں تھے جیسے کہ چلوسک ملوسک نے پہلے دیکھے تھے ان کی جڑوں پر بڑے خوفناک قسم کے سانپ نما کانٹے تھے یہ کانٹے درخت کی پھیلی ہوئی جڑوں کے ساتھ بے جان ہوکر لٹک رہے تھے۔ مگر جیسے ہی یہ لوگ قریب پہنچے ان میں جان سی پڑگئی، اور وہ سیدھے ہوکر ان کی طرف لپکے۔

نہیں اونچا اڑ کر ان درختوں کو پار کرنا چاہیے۔" چلوسک نے حکیم اعظم سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ایسا ممکن نہیں ہم جتنا بھی اونچا اڑیں گے درختوں کے کانٹے اتنے ہی اونچے ہو جائیں گے اور یہ کانٹے اتنے خطرناک ہیں کہ ایکبار جس کو کاٹ لیں اسے سوناری فوراً کھا جاتے ہیں۔" حکیم اعظم نے اسے بتلایا۔ چنانچہ وہ درختوں سے دور زمین پر اتر گئے۔ چلوسک بلوسک گھاس پر سیدھے کھڑے تھے جبکہ حکیم اعظم اور اس کے چار ساتھی سر کے بل کھڑے تھے چلوسک کے ہاتھ میں پوچل موجود تھا۔ پوچل اب ہوش میں آگیا تھا۔ مگر چلوسک نے اسے چونکہ مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا اس لئے وہ بھی خاموش تھا۔

"اب تجیم کو کیسے اطلاع ہوگی کہ ہم آئے ہیں" چلوسک نے حکیم اعظم سے پوچھا۔

"تجیم حکیم کو اطلاع ہوچکی ہے تم دیکھ نہیں رہے مگر درخت ہمارے سامنے سے ایک دوسرے سے دور ہٹ رہے ہیں۔ ان کی ایک دوسرے میں الجھی ہوئی شاخیں آہستہ آہستہ دور ہٹتی چلی جا رہی ہیں" حکیم اعظم نے جواب دیا۔

"مگر تم کیوں پریشان ہو رہے ہو۔" بلوسک نے اچانک حکیم اعظم سے کہا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ جوں جوں درخت علیحدہ ہوتے جا رہے تھے حکیم اعظم اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر پریشانی کے آثار نمایاں ہوتے جا رہے تھے۔

"اس لئے کہ نجانے تجیم حکیم ہمارے ساتھ کیا سلوک کرے اور تم ہمیں بچا بھی سکو گے یا نہیں" حکیم اعظم نے انتہائی صاف گوئی سے جواب دیا۔

"وہ تمہارے ساتھ کیا سلوک کر سکتا ہے۔ ہمیں تفصیل بتلاؤ تاکہ ہم تمہارا بچاؤ کر سکیں" چلوسک نے پوچھا۔

"وہ ہمیں سوناریوں کے حوالے کر سکتا ہے سوناری ہمیں کھا جائیں گے۔ اس کے علاوہ وہ ہمیں اپنی حکمت سے ستارہ سونار سے باہر پھینک سکتا ہے جہاں ہم سبز پوچاک بنے ہمیشہ اڑتے رہیں گے" حکیم اعظم نے تشویش سے پُر لہجے میں جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ایسا نہیں ہوگا" بلوسک نے انہیں اطمینان دلاتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ حکیم اعظم کوئی جواب دیتا
درخت ایک دوسرے سے کافی دور ہٹ گئے
اور پھر سامنے انہیں چھلکوں کے بنے ہوئے بے شمار
مکان نظر آنے لگے۔ مکانوں کے اوپر الٹے انسان
اڑ رہے تھے درختوں کے بیچ میں سب سے آگے
ایک الٹا سوناری کھڑا تھا اور اس کے پیچھے الٹے
انسانوں کی دو طویل قطاریں تھیں۔

"یہ آگے والا تھم حکیم ہے اور یہ پیچھے اس
کے نائب ہیں" حکیم اعظم نے چلوسک کو بتلایا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں" چلوسک ملوسک نے
بغور تھم حکیم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم پوچل کو سامنے کردو" حکیم اعظم نے سرگوشیانہ
لہجے میں کہا اور چلوسک نے پوچل والا ہاتھ آگے
بڑھا دیا۔ اور پھر اس نے قدم بڑھایا اور دوسرے
لمحے وہ اڑنے لگا۔ حکیم اعظم اس کے ساتھی اور
اور ملوسک بھی اس کے پیچھے اڑنے لگے۔ درختوں
کے درمیان سے گذر کر وہ حکیم تھم کے سامنے جاکر
اتر پڑے۔

"تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اور یہ

پوچل تمہارے پاس کیسے آگیا" تھم حکیم کی گھمبیر
آواز سنائی دی۔ جس میں تعجب کا عنصر بھی شامل تھا

"ہم کروارض کے باشندے ہیں اور یہاں سیر
کرنے آئے ہیں اور یہ جانور جسے تم پوچل کہتے
ہو ہمیں نے پکڑا ہے اور یہ سوناری حکیم اعظم
اور اس کے چار نائب ہمارے نائب ہیں"۔ چلوسک
نے بھی جواب میں انتہائی باوقار لہجے میں بات
کی۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ پوچل کو پکڑنے کے بعد
اور تھم حکیم کے دشمنوں کو اپنا نائب کہنے کے
بعد تمہیں ہم سے حکمت کا مقابلہ کرنے پڑیگا؟" تھم
حکیم نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"ہم تو صرف اس ستارے کی سیر کرنے آئے
ہیں لیکن اگر تم مقابلہ کرنا ہی چاہتے ہو تو کرلو"
ملوسک کو غصہ آیا تو وہ چلوسک کے بات کرنے
سے پہلے ہی بول پڑا۔

"کروارض کے الٹے باشندو ہم خود تم سے مقابلہ
نہیں کرنا چاہتے مگر ایک تو تم نے پوچل پکڑ لیا
ہے دوسرا یہ کہ تم نے حکیم اعظم اور ان کے

نائبوں کو اپنا نائب کہا ہے۔ اس لئے مقابلہ ضروری ہے ہاں اگر تم یہ پوچل میرے حوالے کردو اور حکیم اعظم اور ان کے نائبوں کو اپنے سے علیحدہ کردو تو پھر ہم تم سے مقابلہ نہیں کریں گے اور تمہیں سونار کی سیر کرائیں گے۔ اور تمہاری حکمت سے اپنی حکمت میں اضافہ کریں گے۔" تچم حکیم نے مقابلہ نہ کرنے کی شرائط بتلائیں اور ملوسک نے دیکھا کہ حکیم اعظم اور اس کے ساتھیوں کے چہرے فق ہوگئے۔

"دیکھو تچم حکیم تمہاری شرائط میں سے ایک شرط ہمیں منظور ہے وہ یہ کہ ہم تمہیں پوچل دینے کو تیار ہیں مگر حکیم اعظم اور اس کے ساتھیوں کو ہم اکیلا نہیں چھوڑ سکتے" چلوسک نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"چلوسک اسے پوچل ہرگز نہ دینا ورنہ پوچل دیتے ہی تم مقابلہ ہار جاؤ گے اور یہ ہم سب کو کھا جائے گا۔" حکیم اعظم نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیسے کھا جائے گا۔ اس نے ہمیں کیا سمجھ رکھا ہے۔ اس جیسے حکیم تو ہماری دنیا میں ہر گلی

کوچے میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔" چلوسک کو غصہ آگیا۔ اس نے پوچل کو تچم حکیم کی طرف بڑھا دیا۔ تچم حکیم نے جھپٹ کر پوچل کو پکڑ لیا۔ اور پھر دوسرے لمحے اس نے اسے تیزی سے کچا ہی کھانا شروع کر دیا۔ اس جانور میں سے نہ ہی خون نکلا اور نہ ہی وہ جانور تڑپا۔ تچم حکیم اسے یوں پھرتی اور آسانی سے کھا گیا جیسے کوئی انسان کیلا کھا جاتا ہے۔ چلوسک ملوسک حیرت سے اسے دیکھتے رہے۔

"ہا، ہا، اب میری حکمت میں دو پوچلوں کا اضافہ ہوگیا ہے اب مجھے کوئی شکست نہیں دے سکتا۔" تچم حکیم نے انتہائی پرغرور لہجے میں کہا ادھر حکیم اعظم اور اس کے ساتھی خوف کے مارے کانپنے لگے۔

"اب بولو حکیم اعظم اب بھی تم میرے مقابلے کا سوچ سکتے ہو۔ اب میں تمہیں سوناریوں کی خوراک بناؤں گا اور ارضی باشندو میں سونار شاہے کا سب سے بڑا حکیم تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اپنی تمام حکمت مجھے بتاؤ ورنہ میں تمہیں بھی سوناریوں

کی خوراک بنا دونگا۔" چھم حکیم پوچپل کھاتے ہی بدل گیا تھا۔

"ارے او حکیم کی اولاد دونوں منہ سنبھال کر بات کرو۔ ابھی ہم نے تمہیں کچھ نہیں کہا ورنہ یاد رکھو ایک منٹ میں ٹانگیں چیر کر رکھدونگا" طوسک کو جو غصہ تو وہ پھٹ پڑا۔

اس سے پہلے کہ چلوسک یا کوئی اور کچھ کہتا چھم حکیم نے دونوں ٹانگیں کو تیزی سے آگے پیچھے کرنا شروع کردیا۔ اس کے ٹانگیں آگے پیچھے کرتے ہی اچانک ہوا میں اڑنے والے بیشمار سوناری تیزی سے ان کی طرف جھپٹے ان کا رخ حکیم اعظم کے چار ساتھیوں کی طرف تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ چلوسک طوسک سنبھلتے انہوں نے حکیم اعظم کے چار ساتھیوں کو یوں جھپٹ لیا جیسے شاہین کسی پرندے کو دبوچ لیتا ہے چلوسک طوسک یہ دیکھکر حیران رہ گئے کہ حکیم اعظم کے چاروں ساتھی چند ہی لمحوں میں بے شمار ٹکڑوں میں بٹ کر سوناریوں کے پیٹ میں غائب ہوگئے۔

دیکھا ارضی باشندو اگر ہم ایکبار ٹانگیں ہلا دیں

تو ہماری رعایا اسی طرح تمہیں بھی کھا جائیگی" چھم حکیم نے کہا۔ اور چلوسک طوسک دونوں کے چہرے چھم حکیم کی دغابازی کیوجہ سے سرخ پڑ گئے

"چھم حکیم تم دغاباز اور کمینے ہو۔ ہم تمہیں اس دغابازی کی ایسی سزا دیں گے کہ تمہاری آئندہ آنے والی نسلیں بھی خوف سے کانپتی رہیں گی" چلوسک نے شدید غصے کے عالم میں کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پستول نکال لیا۔ طوسک نے بھی ایسا ہی کیا مگر اس سے پہلے کہ وہ اسکا بٹن دباتے اچانک فضا سے دو سوناری عقاب کی طرح جھپٹے اور ان دونوں کے ہاتھوں سے پستول جھپٹ کر اڑ گئے اور وہ دونوں ہکابکا کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ اسی لمحے چھم حکیم نے دوبارہ اپنی ٹانگیں اوپر نیچے کرنی شروع کردیں۔

"بچو چلوسک طوسک" حکیم اعظم کی خوف سے کانپتی ہوئی آواز سنائی دی اور وہ دونوں بھی سمجھ گئے کہ اب وہ پھنس گئے ہیں اس سے [illegible] بدقت

اچھلے۔ اور انہوں نے تیزی سے اڑ کر بھاگنے کی کوشش کی مگر بے شمار اڑتے ہوئے سوناریوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔

حکیم اعظم تو سوناریوں کے جلد قابو آ گیا مگر ان دونوں نے ان سے فضا میں ہی جنگ شروع کر دی۔ مگر سوناری اس معاملے میں بیحد تیز نکلے۔ وہ چونکہ ہوا میں اڑتے پرندوں کو پکڑنے کے عادی تھے۔ اس لئے وہ انتہائی تیزی سے اپنا رخ بھی بدل لیتے تھے۔ اور غوطہ بھی لگا جاتے تھے جب کہ یہ دونوں ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے گو انہوں نے ایک دو سوناریوں کو انتہائی پھرتی سے ٹکے مار کر ہٹا دیا۔ مگر کب تک جلد ہی بے شمار سوناری ان سے چمٹ گئے اور پھر یہ تینوں انکے ہاتھوں میں لدے ہوئے بجائے نیچے اترنے کے آبادی کی مخالف سمت چلے گئے سوناریوں کا گروہ انہیں اٹھائے آبادی کے اوپر سے اڑتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا اور یہ تینوں بے بس پرندوں کی طرح ان کے ہاتھوں میں دبے ہوئے تھے۔

ٹچم حکیم اپنے مخصوص تخت پر سر کے بل کھڑا تھا اور اس کے نائب اسی طرح قطار باندھے اس کے سامنے سر کے بل کھڑے تھے۔

"ہاں تو میرے نائب حکیمو اب بتلاؤ کہ کیا ہم حکیم اعظم کو اکیلا گھاس والے حصے میں دھکیل دیں۔" ٹچم حکیم نے پوچھا۔

"ہاں ٹچم حکیم اس کی یہی سزا ہے چونکہ اس نے ایک پوچل کھایا ہوا ہے اس لئے ہم اسے نہیں کھا سکتے" نائبوں نے بیک زبان ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے میرا بھی یہی خیال تھا اب ان ارضی

باشندوں کے متعلق کیا کریں۔ میں چاہتا تھا کہ
ان سے ارضی حکمت سیکھ کر اپنی حکمت میں اضافہ
کرتا مگر یہ بھی حکیم اعظم کے ساتھ مل گئے ہیں
کیا ہم انہیں کھا جائیں؟" ٹمم حکیم نے تجویز
پیش کی۔

"ٹمم حکیم تم دو پوچھلوں کے حکیم ہو۔ ہم تمہاری
حکمت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں مگر میرا
ایک مشورہ ہے" قطار میں کھڑے ہوئے حکیم ترگام
نے کہا۔

"ہاں حکیم ترگام تم کہو کیا کہنا چاہتے ہو"
ٹمم حکیم نے کہا۔

"ٹمم حکیم یہ ارضی باشندے ہمارا قانون نہیں جانتے
اگر یہ جانتے تو یہ پوچھل تمہیں کبھی نہ دیتے
خود کھا جاتے اور اس طرح تمہارے مقابلے میں
آجاتے۔ اور پوچھل پکڑنے سے ظاہر ہے کہ یہ
ارضی باشندے بھی حکمت جانتے ہیں اس لئے
میرا خیال ہے کہ ہمیں ان کو سمجھانا چاہئے اور
کسی طرح بہلا پھسلا کر ان سے انکی حکمت
حاصل کر لینی چاہئے اس کے بعد ہم

ان کا جو بھی کریں"۔ حکیم ترگام نے تفصیل سے
اپنا مشورہ بتلاتے ہوئے کہا۔

"حکیم ترگام نے بڑی حکمت کی بات کی ہے
ٹمم حکیم"۔ سب حکیموں نے مل کر حکیم ترگام کی بات
کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں حکیم ترگام تمہاری حکمت تیزی سے بڑھ رہی
ہے تم میرے بالکل قریب آجاؤ آج سے تم میرے
نائب خصوصی ہو"۔ ٹمم حکیم نے خوش ہوتے ہوئے کہا
اور حکیم ترگام سر کے بل پھدکتا ہوا ٹمم حکیم کے
قریب آکر کھڑا ہوگیا اس کا چہرہ خوشی سے سرخ
ہو رہا تھا اب وہ سونار میں دوسرے نمبر کا
حکیم بن گیا تھا۔

"ٹھیک ہے میرے نائب ہم ایسا ہی کریں گے
جیسا کہ حکیم ترگام نے کہا ہے آؤ ان کے پاس
چلیں" ٹمم حکیم نے کہا اور پھر وہ اچھل کر
اڑا اور اوپر اٹھتا چلا گیا اس کے پیچھے اس
کے نائب بھی اڑنے لگے۔ جیسے ہی وہ مکان
سے نکل کر فضا میں اڑنے لگے۔ تمام سوناری
ان کے راستے سے ہٹ جاتے اور ایک

ایک غوطہ کھاکر ٹچم حکیم کے سامنے ادب کا اظہار کرتے۔ ٹچم حکیم اور اس کے نائب تیزی سے اڑتے ہوئے اس طرف بڑھتے چلے جارہے تھے آہستہ آہستہ آبادی ختم ہوتی چلی گئی اور وسیع میدان آگیا۔ جس میں ہر طرف وہی گھاس نظر آرہی تھی اور پھر گھاس کا میدان ختم ہوا تو سامنے دور تک درختوں کی قطار نظر آنے لگی یہ قطار دائیں سے بائیں تاحد نظر موجود تھی ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے قدرت نے درختوں کی قطار سے اس آبادی کو باقی ستارے سے علیحدہ کردیا ہو ٹچم حکیم کا رخ اس قطار کے درمیان میں تھا اور پھر انہیں دور سے چلوسک ملوسک اور حکیم اعظم نظر آگئے۔ جو کہ ایک درخت کے نیچے اس عالم میں کھڑے تھے کہ درخت کی مضبوط جڑوں نے انہیں بری طرح اپنے شکنجے میں لے رکھا تھا حکیم اعظم سر کے بل کھڑا تھا جبکہ یہ دونوں سیدھے کھڑے تھے ٹچم حکیم اور اس کے نائب ان کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے۔

"ہاں اب بتلاؤ ارضی باشندو۔ تمہارے ساتھ کیا

سلوک کیا جائے" ٹچم حکیم نے بڑے نخوت آمیز لہجے میں کہا۔

"ٹچم حکیم ہماری تمہاری کوئی دشمنی نہیں ہے ہم تو تمہارے ستارے میں صرف سیر کرنے آئے تھے مگر تم نے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا ہے کہ جیسے ہم تمہارے دشمن ہیں" چلوسک نے بڑے نرم لہجے میں جواب دیا۔

"اور ہماری شرافت دیکھو کہ ہم نے تمہیں پوچل خود پکڑ کر دے دیا" ملوسک نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اور اگر تم کہو ہم ایسے دس پوچل تمہیں پکڑ کر دے سکتے ہیں تاکہ تمہاری حکمت میں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہو سکے" چلوسک نے اسے لالچ دیتے ہوئے کہا۔

"دس پوچل" اگر تم ایسا کرلو تو پھر میرا کوئی مقابلہ نہیں کرسکے گا۔ ٹچم حکیم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم یقیناً ایسا کرسکتے ہیں" ملوسک نے کہا وہ بھی چلوسک کی بات تہہ تک پہنچ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے میں تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں مگر اس کے لئے میری ایک شرط ہے وہ یہ کہ تم اپنے پرندے اور اپنے گروہ کے متعلق تمام حکمت بھی مجھے دیدو گے اور مجھے پوچھل بھی پکڑ کر دوگے" نجم حکیم نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہمیں تمہاری شرط منظور ہے مگر حکیم اعظم کے متعلق تم کیا کہتے ہو" چلوسک نے پوچھا

"حکیم اعظم میرا دشمن ہے اور چونکہ اس نے ایک پوچھل کھایا ہوا ہے اس لئے سوناری اسے نہیں کھا سکتے۔ میں اسے دوبارہ گھاس میں بھیج دونگا" نجم حکیم نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"کیا تم اسے اپنا ساتھی نہیں بنا سکتے" چلوسک نے کہا۔

"نہیں ارضی باشندو یہ ناممکن ہے" نجم حکیم نے کہا اور پھر اس نے اپنے نائبوں سے کہا۔ "حکیم اعظم کو گھاس میں بھیج دو۔ اور ان ارضی باشندوں کو اپنے ساتھ لے آؤ"

اس کے نائب آگے بڑھے اور انہوں نے اپنا لعاب درخت کی ان جڑوں پر لگا دیا۔ لعاب

لگتے ہی جڑیں انہیں چھوڑ کر تیزی سے دور ہٹ گئیں اور یہ تینوں آزاد ہوگئے۔ حکیم اعظم کو لے کر ان کے نائب واپس اڑ گئے۔

"تم میرے ساتھ آؤ" نجم حکیم نے کہا۔ اور چلوسک ٹلوسک دونوں اس کے ساتھ ساتھ اڑتے ہوئے آبادی کی طرف جانے لگے۔

چلوسک طوسک نجم حکیم کے ساتھ اسی مکان میں اترے جس کے اندر انکا جہاز کھڑا تھا. جہاز کو دیکھ کر وہ بےحد خوش ہوئے. کیونکہ وہ صحیح سلامت کھڑا تھا.

"یہ ہے تمہارا پرندہ ارضی باشندو. اب سب سے پہلے مجھے اس کی حکمت سکھاؤ اور پھر میں تمہیں گھاس کے میدان میں لے چلونگا. وہاں تم مجھے ایک پوچل پکڑ کر دینا" نجم حکیم نے وہاں اترتے ہوئے کہا.

"آؤ میں تمہیں اس کی حکمت دکھلاؤں مگر تم اکیلے آؤ" چلوسک نے کہا اور پھر اس نے جہاز کی مخصوص جگہ کو ہاتھ سے دبایا وہ جگہ دبتے ہی جہاز کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اور سیڑھیاں باہر نکل آئیں نجم حکیم اور اس کے نائب بے حد حیران ہوئے۔

"آؤ اندر آؤ" ان دونوں نے سیڑھیاں چڑھ کر اندر جاتے ہوئے کہا نجم حکیم اچھل کر اڑا۔ اور دروازے کے اندر آگیا وہ ایک سیٹ پر سر ٹکائے بڑی حیرت سے جہاز کے اندر کی مشینری کو دیکھ رہا تھا ظاہر ہے اتنی پیچیدہ مشینری اسے کہاں سمجھ آسکتی تھی اندر جاکر چلوسک نے جہاز کی مشینری چلادی۔ اور پھر ایک بٹن دباتے ہی جہاز ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا۔

اور پھر تیر کی طرح اوپر اٹھتا چلاگیا چلوسک طوسک نے دیکھا کہ جہاز کے اڑتے ہی نجم کے نائب بڑی پریشانی کے عالم میں اس کے ساتھ ساتھ اڑنے لگے۔ چلوسک نے ایک بٹن دبایا تو ان کی آوازیں اندر سنائی دینے لگیں وہ سب کہہ رہے تھے کہ ارضی پرندے تے نجم

حکیم کو کیا لیا ہے۔
یہ کیسی حکمت ہے نجم حکیم" موسک نے نجم حکیم
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"عجیب وغریب حکمت ہے یہ۔ واقعی تم ارضی باشندے
بہت بڑے حکیم ہو" نجم حکیم نے انتہائی فراخدلی سے
اقرار کرتے ہوئے کہا۔
اب تو تمہیں یقین ہوگیا ہے کہ ہم تمہیں دس
پاچل پکڑ کر دے سکتے ہیں" چلوسک نے جہاز
کا رخ موڑ کر اسے دوبارہ واپس نیچے اتارتے
ہوئے کہا۔
"ہاں اب مجھے یقین ہے" نجم حکیم نے جواب
دیا۔ وہ ان سے بے حد مرعوب نظر آرہا تھا۔
چلوسک نے جہاز ایک مکان کے اندر اتار دیا
اب اسے یہ تو معلوم نہیں تھا کہ وہ کس
مکان سے اڑا تھا کیونکہ تمام مکان ایک جیسے
تھے مکان میں جہاز روک کر چلوسک نے جہاز کی
مشینری بند کی اور پھر دروازہ کھول دیا نجم حکیم
اچھل کر دروازے سے باہر آگیا اور زمین پر
سر کے بل کھڑا ہوگیا۔

اب نکل چلنا تھا خوامخواہ واپس آتے۔ اس
حکیم نے بچے کو خلا میں دھکا دے دیتے" موسک
نے نجم کے باہر جاتے ہی چلوسک سے سرگوشیانہ
انداز میں کہا۔
"پاگل ہوگئے ہو۔ ہمارے پستول ان کے پاس ہیں
ہم پہلے وہ پستول حاصل کر لیں پھر جانے کا
سوچیں گے" چلوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور
موسک نے سر ہلا دیا پھر وہ دونوں بھی باہر آگئے
اور چلوسک نے جہاز کا دروازہ بند کر دیا۔
باہر نکل کر انہوں نے دیکھا کہ نجم حکیم کے
تمام نائب اس کے پاس اکٹھے تھے مکان کے اوپر
بیشمار سواری اڑ رہے تھے اور ایک دوسرے کو اشارے
سے جہاز دکھلا دکھلا کر آپس میں باتیں کر رہے تھے
نجم حکیم اپنے نائبوں کو جہاز کے متعلق بتلا رہا تھا
وہ بس ایک ہی بات کہہ رہا تھا کہ۔
ارضی باشندوں کے پاس بہت بڑی حکمت ہے یہ
پرندے کے پیٹ میں صحیح سالم رہتے ہیں۔ پرندہ
اڑتا رہتا ہے۔ پھر جب چاہے باہر آ جاتے ہیں
ان کا پرندہ ان کو پیٹ میں رکھ کر بھی ان

کی حکمت سے باہر نہیں جاتا۔"

"پُچم حکیم اب ہم تمہارے لئے پوچھل پکڑنا چاہتے ہیں" چلوسک نے اس سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں آؤ میں تمہیں اس میدان میں لے چلوں جہاں پوچھل رہتے ہیں" پُچم حکیم نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمارے پستول کہاں ہیں جو ہمارے ہاتھوں سے تمہارے سوناریوں نے چھینے تھے" چلوسک نے پوچھا

"پستول" پُچم حکیم نے حیران ہوکر پوچھا۔

"ہاں وہ لکڑیاں جو تمہارے سوناریوں نے چھینی تھیں" ملوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا وہ لکڑیاں مگر تم ان کا کیا کروگے اور ان میں کیا حکمت ہے" پُچم حکیم نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ان لکڑیوں میں تو پوچھل پکڑنے کی حکمت ہے تم ہمیں وہ دو ہم تمہیں اس کی حکمت سے نہ صرف پوچھل پکڑ کر دیں گے بلکہ تمہیں ایک لکڑی دے بھی دیں گے تاکہ تم جتنے "پوچھل" پکڑنا چاہو پکڑ لو" چلوسک نے اسے لالچ دیتے ہوئے کہا۔

پُچم حکیم نے اپنے ایک نائب کو وہ لکڑیاں لادینے کا کہا اور اس کا وہ نائب اڑ کر مکان سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پاس دونوں پستول موجود تھے وہ اس نے پُچم حکیم کو دے دیئے اور پُچم حکیم نے دونوں پستول ان کو لوٹا دیے۔ پستول حاصل کرکے انہیں اطمینان ہوا۔

"اب ہمیں وہاں لے چلو جہاں "پوچھل" رہتے ہیں" چلوسک نے کہا۔

"آؤ میرے پیچھے" پُچم حکیم نے اڑنے کا ارادہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہم اپنے پرندے میں بیٹھ کر چلتے ہیں جلدی پہنچ جائیں گے" چلوسک نے تجویز پیش کی اور پُچم حکیم نے دوبارہ جہاز میں اڑنے کے شوق میں حامی بھرلی۔ چنانچہ چلوسک ملوسک اور پُچم حکیم جہاز کے اندر پہنچ گئے اور اس کے نائب جہاز کے پیچھے اڑنے لگے۔ چونکہ جہاز کے اندر سے باہر کا منظر صاف نظر آتا تھا اس لئے پُچم حکیم انہیں رخ بتلاتا گیا اور چلوسک جہاز اس طرف

سے جاتا گیا۔ جلد ہی وہ گھاس کے ایک بہت بڑے میدان میں پہنچ گئے۔

"بس یہاں پوچھل رہتے ہیں" ٹچم حکیم نے کہا اور چلوسک نے جہاز اس گھاس کے میدان میں اتار دیا۔

جہاز سے باہر نکل کر وہ تینوں گھاس کے اوپر اڑنے لگے اور پھر جلد ہی انہیں گھاس کے اندر دوڑتا ہوا پوچھل نظر آیا۔ چلوسک نے اس پر زرد رنگ کی لہر ماری اور پھر بیہوش پوچھل کو پکڑ کر طوسک کے ہاتھ میں دیدیا۔

"لاؤ لاؤ مجھے دو میں اسے کھاؤں" ٹچم حکیم نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو ہم اکٹھے کرکے تمہیں دیں گے اور پھر تم تمام سوناریوں کے سامنے کھانا تاکہ سب کو معلوم ہو جائے" چلوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

"ہاں یہ ٹھیک ہے تم نے کتنی آسانی سے پوچھل کو پکڑ لیا ہے۔ واقعی تمہاری حکمت بہت بڑی ہے" ٹچم حکیم نے فضا میں خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

انہوں نے بہت دیکھ بھال کی مگر انہیں کوئی اور پوچھل نظر نہیں ہوا شاید وہ جہاز کی آواز سن کر چھپ گئے تھے آخر تھک کر انہوں نے اور ان پوچھلوں کے پکڑنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

"آؤ اب جہاز میں بیٹھ کر واپس سوناریوں میں چلیں" چلوسک نے کہا اور پھر وہ ٹچم حکیم کو ساتھ لے کر دوبارہ جہاز میں داخل ہو گئے چلوسک نے جہاز اڑایا۔

"ٹچم حکیم! حکیم اعظم کہاں ہوگا" چلوسک نے کہا۔

"کیوں تم اسے کیوں پوچھ رہے ہو۔" ٹچم حکیم نے مشکوک لہجے میں پوچھا۔

"ویسے پوچھ رہا ہوں" چلوسک نے کہا۔

"وہ دائیں طرف آبادی سے دور گھاس کے میدان میں رہتا ہوگا" ٹچم حکیم نے جواب دیا۔

اور چلوسک نے جہاز کو اور بلندی پر کر کے اس کا رخ آبادی کی طرف کر دیا اور رفتار تیز کر دی۔ چنانچہ اس سے پہلے کہ ٹچم حکیم کو کچھ سمجھ آتی جہاز درختوں سے کہیں اوپر سے گذر کر اس میدان میں داخل ہو گیا جہاں پہلے چلوسک

لوسک اترے تھے اور پھر چلوسک کو سکرین پر حکیم اعظم اکیلا اپنے خیمے سے باہر کھڑا نظر آگیا وہ اس وقت ان کے جہاز کو ہی دیکھ رہا تھا چلوسک نے جہاز ان کے قریب جاکر اتار دیا۔

"یہ تم مجھے یہاں کیوں لے آئے ہو۔" نجم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری حکمت نکالنے کے لیے۔" لوسک نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ باہر آگئے۔ حکیم اعظم تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔ پھر چلوسک کے کہنے پر حکیم اعظم بھی جہاز میں آگیا۔ اور چلوسک نے جہاز دوبارہ اڑایا اور تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ آبادی کے درمیان ایک وسیع میدان میں آ گئے

"سنو نجم حکیم تم نے ہمیں دھوکہ دیا تھا۔ اب ہم یہ پوچیل سب کے سامنے حکیم اعظم کو دیدیں گے اور پھر تم جانو اور حکیم اعظم۔" چلوسک نے اس سے مخاطب ہوکر کہا۔

"نہیں نہیں ایسا مت کرنا۔" نجم نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

مگر چلوسک نے پوچیل خاموشی سے حکیم اعظم کے ہاتھ میں تھما دیا۔ اور دروازہ کھول کر انہیں باہر دھکیل دیا۔ وہ دونوں جہاز کے اندر بیٹھے تماشا دیکھتے رہے جیسے ہی وہ باہر نکلے نجم حکیم نے تیزی سے اپنی ٹانگیں ہلانا شروع کیں۔ اور سوناریوں کے غول حکیم اعظم کی طرف لپکے مگر حکیم اعظم نے انتہائی پھرتی سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پوچیل کو دو نوالے کرکے کھالیا جیسے ہی اس نے پوچیل کھایا۔ تمام سوناری اسے کچھ کہنے کی بجائے ان کے اردگرد اکٹھے ہوگئے کیونکہ اب دونوں ایک جیسی حکمت والے ہوگئے تھے۔

"کیا تم حکمت میں مجھ سے مقابلہ کرو گے" نجم حکیم نے حکیم اعظم سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہاں ہم دونوں مقابلہ کریں گے۔" حکیم اعظم نے اکڑ کر کہا کیونکہ اب وہ دونوں دو پوچیلوں کی حکمت والے تھے اور حکیم اعظم کو یہ بھی اختیار تھی کہ ارضی باشندے اس کی مدد کرینگے

"میرے اتنے نائب ہیں اور تمہارا کوئی نائب نہیں ہے مقابلہ کیسے ہوگا" نجم حکیم نے خوشی

سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"میرے نائب ارضی باشندے ہیں" حکیم اعظم نے جوشیلے لہجے میں جواب دیا۔

"ان کو پرندے کے پیٹ سے باہر نکالو" نجم حکیم نے کہا اور حکیم اعظم نے انہیں باہر آنے کے لئے کہا۔ اور چلوسک طوسک مقابلے کا تماشا دیکھنے کیلئے دروازے سے باہر نکل آئے۔

"مقابلہ کیسے ہوگا" چلوسک نے پوچھا۔

"دونوں کے نائب آپس میں لڑیں گے اور جس کے نائب جیت گئے وہ جیت جائے گا" نجم حکیم نے مقابلہ کی شرط بتلاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹانگیں ہلائیں اور اسکے چالیس کے قریب نائب اڑکر چلوسک طوسک کی طرف بڑھے۔ چلوسک طوسک نے پھرتی سے پستول سنبھالے اور پھر ان کے پستولوں سے سرخ رنگ کی شعاعیں نکلیں اور وہاں ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔ یوں محسوس ہوا جیسے انتہائی طاقتور بم پھٹا ہو۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے نجم کے تمام نائب ریزے ریزے ہو کر ہوا میں تحلیل ہو گئے۔ سوناری اور نجم

حکیم خوف کے مارے تھر تھر کانپنے لگے۔ کیونکہ انہوں نے آج تک ایسا دھماکہ کبھی نہیں سنا تھا اور پھر نجم حکیم کے تمام نائب غائب ہوگئے تھے وہ تو خوف کے مارے سر کے بل کھڑے نہ ہو سکے اور گھاس پر گر پڑے۔ نجم حکیم بھی ان کے سامنے گرا پڑا تھا۔

"اب بولو نجم حکیم کون جیت گیا" چلوسک نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"حکیم اعظم جیت گیا۔ اس کے نائب جیت گئے تمہاری حکمت بہت بڑی ہے" نجم حکیم نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا۔ جیسے ہی اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔ تمام سوناری اٹھ کر حکیم اعظم کے آگے پیچھے اور سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوگئے مطلب یہ کہ اب سونار ستارے کا حکمران نجم حکیم کی بجائے حکیم اعظم کو قرار دیدیا گیا تھا۔

"حکیم اعظم تم اس نجم حکیم کو کیا سزا دوگے" چلوسک نے پوچھا۔

"وہی جو اس نے مجھے دی تھی" حکیم اعظم نے جواب دیا۔

نہیں تم سے اپنا نائب بنالو۔ ہم نہیں ایک
اور پوچھل پکڑ دیں گے تم وہ کھالو اور چین سے
سونار میں حکومت کرو۔ اگر یہ گچم پھر شرارت کرے
تو ہم واپس آکر ایک اور دھاکہ کرکے اسے
غائب کر دیں گے" چلوسک نے تجویز پیش کی
گچم حکیم نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر
وعدہ کیا۔ کہ وہ ہمیشہ حکیم اعظم کا نائب
رہے گا۔

چنانچہ فیصلہ ہو گیا چلوسک طوسک نے حکیم
اعظم کو ساتھ لے کر پورے سیارے کی سیر
کی۔ اسی اثنا میں انہیں ایک اور پوچھل بھی
نظر آگیا تھا چلوسک نے پوچھل پکڑ کر حکیم
اعظم کو کھلا دیا۔ تاکہ گچم پھر مقابلے کا تصور تک
نہ کرسکے۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چپکے سے جہاز
میں بیٹھے اور پھر جہاز کو پوری رفتار سے
چلاتے ہوئے وہ اس عجیب و غریب اور
حیرت انگیز سبز ستارے کی حدود سے باہر نکل
گئے

چلوسک طوسک کا جہاز برق رفتاری سے ستارہ
سونار کی سبز دھند کو چیرتا ہوا خلا میں آگیا تھا
اور چلوسک طوسک نے اطمینان کا سانس لیا۔ وہ
جب سے اس جہاز میں سوار ہوکر چاند پر جانے
کے لئے نکلے تھے وہ اب تک دو عجیب و غریب
دنیا کی سیر کر چکے تھے اور نہ صرف سیر کر
آئے تھے بلکہ اپنی ذہانت اور ہمت کے بل پر
موت کے منہ سے بچ کر نکل آئے تھے اسکے
باوجود وہ خوش تھے کیونکہ انہوں نے دو ایسی
عجیب غریب دنیائیں دیکھ لیں تھیں۔ جن کے متعلق
دنیا کا کوئی انسان نہیں جانتا تھا اور وہ جانتے تھے
کہ جب زمین پر جاکر وہ سیارہ چارم اور ستارہ
سونار کے بارے میں تمام تفصیلات بتلائیں گے تو
دنیا حیران رہ جائے گی اور ان کا نام قیامت
تک لوگوں کے ذہنوں میں زندہ جاوید ہوکر
رہ جائے گا۔

چلوسک اب واپس زمین پر چلو بہت دیر
ہوگئی ہے ڈیڈی ناراض ہوں گے۔ طوسک نے
چلوسک سے مخاطب ہوکر کہا۔

"چاند پر نہیں چلنا" چیوسک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں چلنا تو ہے مگر دیکھو! جب بھی ہم چاند پر جانے کی کوشش کرتے ہیں کسی نہ کسی نئی دنیا میں پہنچ جاتے ہیں" موسک نے قدرے مایوسانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہاں یہ بات تو ہے تو پھر کیا خیال ہے پہلے زمین پر ڈیڈی کے پاس چلیں پھر ان کے ساتھ ہم واپس چاند پر چلیں۔ اب چونکہ ہم نے جہاز کو چلانے کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیا ہے اس لئے ڈیڈی ہمیں ساتھ لے جانے پر تیار ہو جائیں گے" چیوسک نے تجویز پیش کی۔

"ٹھیک ہے پھر زمین پر چلو اب میرا بھی دل کہتا ہے کہ ڈیڈی اور ممی سے ملوں" موسک نے جواب دیا۔

"او کے جیسا تم کہو" چیوسک نے جواب دیا اور پھر اس نے جہاز کے مختلف بٹن دبائے اور وہیل گھمانے شروع کر دیے تقریباً دو منٹ تک ایسا کرنے کے بعد وہ مطمئن ہو گیا کیونکہ جہاز کا رخ کرہ ارض طرف ہو گیا تھا۔ اور اب جہاز انتہائی تیز رفتاری سے کرہ ارض کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا اور سکرین پر کرہ ارض کسی مدھم ستارے کی طرح نظر آ رہا تھا۔

"موسک جب ہم ان دونوں دنیاؤں کا حال ڈیڈی اور ممی کو سنائیں گے تو وہ کتنا حیران ہوں گے" چیوسک نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا

"ہاں ڈیڈی یقیناً ہمیں شاباش دیں گے کہ ہم نے اتنے پیچیدہ جہاز کا استعمال کتنی خوبی سے کیا" موسک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

پھر وہ دونوں ڈیڈی اور ممی کے خیالوں میں ڈوب گئے ادھر سکرین پر کرہ ارض تیزی سے بڑا ہوتا چلا جا رہا تھا اتنے میں موسک نے اچانک پوچھا۔

"چیوسک بھلا ہمیں خلا میں کتنے روز گزرے ہوں گے"

"ارے ہاں اسکا تو ہم کو خیال تک نہیں آیا" لگا پھر دل ہی دل میں کچھ حساب لگانے کے بعد کہنے لگا۔

"ہم زمین سے دو تاریخ کو چلے تھے۔ اور اب گھڑی میں دس تاریخ ہے یعنی ہمیں خلا میں

رہتے ہوئے آٹھ دن گذر گئے تھے۔

"آٹھ روز خدا کی پناہ اتنے دن، میں تو سمجھا تھا زیادہ سے زیادہ ایک دو روز گذرے ہوں گے۔ اب تو ڈیڈی یقیناً ناراض ہوں گے۔" ٹوسک نے پریشان لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں اگر وہ ناراض ہوں گے تو ہم انہیں منالیں گے۔" چلوسک نے اسکی پریشانی دور کرنے کے لئے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

"ہاں تم ہی منانا مجھے تو ڈر لگ رہا ہے میں تو جہاز سے نکلتے ہی ممی کے پاس دوڑ جاؤنگا" ٹوسک نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا سب ٹھیک ہو جائے گا۔ گھبراؤ مت" چلوسک نے کہا اور پھر ڈائل کو دیکھ کر کہنے لگا۔

"ہم تقریباً آدھے گھنٹے بعد کرۂ ارض کے مدار میں پہنچ جائیں گے۔"

چنانچہ وہ دونوں غور سے لمحہ لمحہ نزدیک آتے ہوئے کرۂ ارض کو دیکھنے لگے۔ ایک ایسی جگہ جہاں وہ پیدا ہوئے۔ بڑے ہوئے جہاں ان کے ڈیڈی اور ممی رہتے ہیں جہاں انکا سکول ہے

ان کے دوست ہیں ان جیسے کروڑوں دوسرے انسان ہیں۔ اور پھر ان کا جہاز ایک جھٹکا کھا کر کرۂ ارض کے مدار میں داخل ہوگیا اور چلوسک نے چونک کر جہاز کا رخ افریقہ کے اس حصے کی طرف کرنا شروع کردیا جہاں ان کا گھر تھا جب اسے اطمینان ہوگیا کہ اب انکا جہاز ٹھیک اسی جگہ جاکر اترے گا جہاں ان کا گھر تھا تو وہ اطمینان کا سانس لے کر بیٹھ گیا اور پھر انہیں بڑے پیارے منظر نظر آنے لگے۔ پہاڑ جنگلات میدان سمندر دریا۔

"چلوسک ہمارا سیارہ سب سے خوبصورت ہے دیکھو کتنا اچھا منظر ہے" ٹوسک نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں چونکہ ہم اس ماحول کے عادی ہیں اس لئے ہمیں یہ سب کچھ اچھا لگتا ہے ستارہ سونار والوں کو اپنا ستارہ اور سیاہ چارم والوں کو اپنا سیارہ اچھا لگتا ہوگا" چلوسک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ ٹوسک کوئی جواب دیتا۔ ان

کا جہاز براعظم افریقہ پر پہنچ گیا۔ مگر جب
وہ زمین پر اترے تو یہ دیکھ کر حیران رہ
گئے کہ جس جگہ ان کا گھر تھا اب وہاں
اور اس کے اِردگرد اچھا خاصا شہر آباد
ہو گیا تھا۔ اور ان کا جہاز دیکھکر اِردگرد
سے بے شمار لوگ اکٹھے ہوگئے تھے وہ حیران
ہو کر جہاز سے نیچے اترے تو انہیں خاکی
وردی پہنے ہوئے چند کرخت چہروں والے لوگوں
نے گھیر لیا۔

"تم کون ہو۔ اور کہاں سے آئے ہو۔"
ان میں سے ایک نے انتہائی سخت لہجے
میں کہا۔

"ہم چلوسک ملوسک ہیں اور ہم اپنے ڈیڈی
کے جہاز میں خلا میں گئے تھے اور اب واپس
آئے ہیں" چلوسک نے حیرت سے اِدھر اُدھر
دیکھتے ہوئے کہا۔ مگر انہیں اپنا گھر کہیں بھی
نظر نہیں آرہا تھا۔ سارا ماحول ہی اجنبی تھا
انہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے
گھر واپس آنے کی بجائے کسی اور سیارے

پر پہنچ گئے ہوں۔

"تمہارے ڈیڈی! تم کب گئے تھے؟" خاکی وردی
والا جو پولیس کا اعلیٰ افسر تھا بولا۔

"ایک ہفتے پہلے ہم یہیں سے گئے تھے ہمارے
ڈیڈی کا نام یوشاکا ہے وہ بہت بڑے تاجر
ہیں تم انہیں بلالو۔ تمہیں سب کچھ پتہ چل جائے
گا۔" چلوسک نے کہا۔

"ارے تم یوشاکا کے بیٹے چلوسک ملوسک ہو۔"
ایک بوڑھے شخص نے آگے بڑھ کر پوچھا۔

"ہاں بڑے میاں" چلوسک نے اس بوڑھے کو
پہچاننے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اس بات کو تو اسّی سال گذر چکے
ہیں میری عمر اس وقت پندرہ سال کی تھی جب
یہ واقعہ ہوا تمہارے ڈیڈی نے جہاز بنایا جسے
تم رات کے وقت لے کر چلے گئے۔ صبح
تمہارے ڈیڈی کو جب معلوم ہوا تو وہ بہت
رُوئے پیٹے۔ اس صدمے کی وجہ سے انکا دماغ
چل گیا اور وہ ہماری بستی کی گلیوں میں پاگلوں
کی طرح گھومتے رہتے اور اپنے جہاز اور تم

دونوں کے متعلق ہمیں بتلاتے ہیں کہ ایک دن
انہوں نے تمہاری والدہ کو گولی مار کر خود بھی
خودکشی کرلی۔ بوڑھے نے پوری تفصیل سے تمام
واقعہ بتلاتے ہوئے کہا۔

"بڑے میاں تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے
ہم خلا میں صرف آٹھ روز لگاکر آئے ہیں
اور تم اسی سال کہہ رہے ہو۔" چلوسک نے
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ البتہ ملوسک بوڑھے
کی بات سن کر بے اختیار رونے لگ گیا تھا۔

"میں صحیح کہہ رہا ہوں اس کے ساتھ میں
بھی حیران ہوں کہ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود
تمہاری عمروں میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ ابھی تک
تم بچے ہی ہو۔ جبکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں"
بوڑھے کے لہجے میں بھی حیرت تھی۔

"تم دونوں میرے ساتھ تھانے چلو میں اعلیٰ
حکام کے سامنے تمہیں پیش کرونگا وہیں پولیس
کے ریکارڈ میں تمہارے والد کے بارے میں
بھی چھان بین کی جائے گی۔ اور تمہارا جہاز
بڑے سائنسدانوں کو بھیجا جائے گا۔ تاکہ وہ

اس کا معائنہ کریں۔" پولیس آفیسر نے کہا اور
پھر اس کے اشارے پر سپاہیوں نے ان دونوں
کو بازوؤں سے پکڑ لیا اور ان کے زبردست
احتجاج کے باوجود وہ انہیں ایک کار میں
سوار کرکے پولیس کی عمارت میں لے گئے
جہاں پولیس کے ایک اعلیٰ افسر نے انکی روداد
سنی اور اسی سال پرانا ریکارڈ ڈھونڈھنے کا حکم
دیا تھوڑی دیر بعد ریکارڈ پیش کردیا گیا تو
معلوم ہوا کہ واقعی انکا ڈیڈی اور ممی فوت ہو
چکے ہیں اور اس واقعے کو اسی سال گذر چکے
ہیں۔

"واقعی عجیب و غریب واقعہ ہے ہمارے اعلیٰ حکام
نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہارا جہاز بین الاقوامی سائنسدانوں
کے پاس بھجوا دیا جائے جو خلائی جہازوں
کے بارے میں تحقیق کر رہے ہیں اور تمہیں بھی
تاکہ وہ تم سے اس عجیب و غریب جہاز کے
بارے میں معلومات حاصل کرسکیں۔" پولیس کے اعلیٰ
افسر نے کہا۔

"مگر ہم اپنا جہاز دوسرے لوگوں کے حوالے

نہیں کریں گے۔" ملوسک نے غصیلے لہجے میں کہا
"او لڑکے ہوش میں رہ کر بات کر۔ تو
نہیں جانتا کہ تو پولیس کے سب سے اعلیٰ
افسر کا بات کر رہا ہے۔ پولیس افسر نے کڑک
کر ملوسک سے کہا اور ملوسک بیچارہ سہم کر رہ
گیا۔ ادھر چلوسک نے ملوسک کا ہاتھ دبایا اور
اسے خاموش رہنے کے لئے کہا۔ وہ دل ہی
دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ اپنا جہاز
لے کر اس کرہ سے باہر نکل جائے گا کیونکہ
وہ سمجھ گیا تھا کہ گو وہ خلا میں صرف آٹھ
روز رہے ہیں۔ مگر دنیا ان آٹھ دنوں میں
سورج کے گرد گھوم کر اسی سال پورے
کر چکی ہے اور اب حالات بدل گئے ہیں
اگر ایک بار ان کا جہاز ان سے چھن گیا
تو پھر وہ واپس نہیں ملے گا۔
"ہمارا جہاز سائنسدانوں کے پاس کب بھیجا
جائیگا۔ چلوسک نے انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔
"تمہارے متعلق اطلاع بھیج دی گئی ہے سائنسدانوں
کا نمائندہ ایک خصوصی طیارے سے یہاں پہنچنے

والا ہے۔" پولیس افسر نے جواب دیا۔
"کیا ہمیں جہاز تک جانے کی اجازت ہے"
چلوسک نے پوچھا۔
"ہرگز نہیں تمہیں اس کمرے سے بھی باہر
جانے کی اجازت نہیں ہے تمہارے جہاز کے گرد
پولیس کا پہرہ ہے" پولیس آفیسر نے بڑے رعبدار
لہجے میں کہا۔
"مگر کیوں جانے کی اجازت نہیں وہ ہمارے
ڈیڈی کا اور اب ہمارا جہاز ہے۔ ہم تو
جائیں گے" ملوسک نے کرسی سے اٹھتے ہوئے
کہا۔
"ان دونوں کو پکڑ کر حوالات میں ڈال دو
یہ ایسے باز نہیں آئیں گے"۔ پولیس آفیسر نے
کمرے میں موجود سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔
اور سپاہی انہیں پکڑنے کے لئے لپکے۔ مگر چلوسک
نے ملوسک کا بازو پکڑا اور پھر دروازے کی
طرف دوڑ لگادی۔ سپاہی ان کی طرف لپکے۔ مگر
چلوسک نے پستول نکال کر اسکا بٹن دبا دیا سرخ
رنگ کی لہر نکلی اور دھماکے کے ساتھ آتے

والے سپاہیوں کے ٹکڑے اڑ گئے اور وہ دونوں دروازے سے باہر نکل کر تیزی سے سڑک پر دوڑ پڑے۔ عمارت کے برآمدے میں موجود سپاہی ان کے پیچھے دوڑ پڑے پھر جیسے ہی سپاہی انکے قریب آتے وہ پستول سے سرخ رنگ کی لہر سے دھماکا کرتے اور سپاہیوں کے ٹکڑے اڑ جاتے پورے علاقے میں ان کے دھماکوں سے بھگدڑ مچ گئی۔ لوگ دکانیں بند کرکے بھاگنے لگے اب ان کے قریب جاتے بھی لوگ ڈرتے تھے۔ تمام علاقے میں پولیس نے خطرے کے سائرن بجانا شروع کر دیے۔ ادھر چلوسک ملوسک دونوں بے تحاشا اپنے جہاز کی طرف دوڑے جا رہے تھے۔

ختم شد